مرا قسم بخداوندِ خویش و عظمت او
کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم (مسیح موعودؑ)

اَلبُشریٰ

جلد اوّل

یعنی

الہامات۔ مکاشفات و رویاء مورد برکات رحمانی مصدر انوار قرآنی حضرت مسیح موعود و امام مہدی معہود حُجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسّلام وعلٰے آلہٖ واصحابہٖ

جن کو

حضور مغفور کے ایک ناچیز خادم ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی جنجوعہ بھیروی ثم القادیانی ولد میاں محمد لعل صاحب جنجوعہ مرحوم مغفور

نے

بعہد خلیفۃ المومنین صدیق ثانی علامۂ دوران حامیٔ دینِ متین سیدنا و مولانا حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولانا مولوی نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی

ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ہجری المقدس مطابق ماہ فروری ۱۹۱۳ء و ۲۵ احمدی میں

جمع و مرتب کرکے

باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب مینجر
اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوا

تعداد جلد ۱۰۰۰ - - - قیمت فی جلد ۱۲؍

قابلِ توجّہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود مہدیٔ معہودؑ کے الہامات ومکاشفات کے جمع کرنیکا کام کچھ ایسا آسان نہیں تھا۔ کہ میرے جیسا سرکاری ملازمت کے باعث عدیم الفرصت انسان اتنی جلدی اور خوش اسلوبی سے نباہ سکتا۔ جہانتک مجھ سے ہوسکا میں نے اس کام کو بھائیوں کے سامنے مکمل طور پر پیش کرنا چاہا۔ اور اپنی طاقت وحیثیت علمی کے مطابق اسے پیش بھی کیا۔ تاہم بعض مشکلات اس قسم کی سدّراہ ہوئیں کہ میں اپنی کوششوں میں اپنے ارادہ کے مطابق پورے طور پر کامیاب نہیں ہوسکا۔ اور ان کا اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو ایسے مشکل کام کے کرنیکا بیڑا اٹھائیں ❊

اس جلد میں براہین احمدیہ ہر چہار حصہ کے الہامات ورؤیا ومکاشفات درج کئے گئے ہیں۔ اور انکا ترجمہ جتی الوسع حضرت مسیح موعودؑ کے ہی مبارک الفاظ میں ہے اسکے علاوہ بھی بعض پرانے الہامات ومکاشفات جو دعاوی سے قبل یا آغاز دعوے میں نازل ہوئے وہ بھی درج کئے گئے ہیں جہانتک الہامات کے نزول کی صحیح تاریخیں یا سنین دستیاب ہوسکے ہیں وہ درج کئے گئے ہیں باقی بلا تاریخ ہی رہنے دئے ہیں اعراب لگانے میں افسوس ہے کہ باوجود اجرت ادا کئے جانیکے بھی صحت نہیں ہوسکی اور نہ ہی کسی عالم سے کماحقہ مدد مل سکی ہے انشاءاللہ تعالےٰ جلد دوم کے قریباً تمام الہامات معہ تاریخ نزول الہامات وصحیح اعراب و ترجمہ شائع ہونگے قیمت کے بارے میں جلد اول کا نمونہ موجود ہے قریباً لاگت کے مطابق قیمت ہوگی کیونکہ میرا مقصد اشاعت ہے نہ تجارت

مندرجہ ذیل احباب کا جنھوں نے مجھے جلد اول کی تیاری میں کسی نہ کسی صورت سے امداد دی ہے میں بہت بہت مشکور ہوں حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل دفتر تشحیذ الاذہان جناب منشی عبدالرحیم صاحب دفتر تشحیذ جناب سیّد فیروز شاہ صاحب کاتب الہامات جناب مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مدرسہ احمدیہ جناب مولنا مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب مہاجر جناب ماسٹر محمد یوسف[٭] صاحب ایڈیٹر نور جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ جناب قاضی اکمل صاحب نے تو اس بارہ میں اس خصوصیت سے مہربانی فرمائی ہے اور اپنے قیمتی مشوروں سے امداد دی ہے کہ اگر ان کا خصوصیت سے شکریہ ادا نہ کروں تو یہ احسان فراموشی میں داخل ہوگا

٭ ماسٹر محمد یوسف صاحب کی دلی عنایات تو ایک عرصہ سے میرے حال پر ہیں اور وہ مجھ سے بھائیوں سے بڑھکر محبت رکھتے ہیں اللھم مندرجہ جملہ احباب کو اور دوسروں کو جنھوں نے کسی نہ کسی صورت سے اس بارہ میں مجھے مدد دی ہو جزائے خیر دے آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ حال

الحمد للہ رب العٰلمین ۔ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ رسولہ الکریم
و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین ؕ

اما بعد۔ آجکل جب کہ ہمارے نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مندرجہ قرآن مجید و احادیث نبویہ ایک لڑی کی طرح پے در پے پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو کہ اس زمانہ کے ایک عظیم الشان مصلح مجدد جسکا آسمانی نام مسیح و مہدی ہے کی مصدق ہیں۔ مسلمانوں کی شومی بخت سے قومی تفرقہ نے انپر اس اس قسم کی رنگ آمیزی کی ہے۔ کہ ایک محقق ان اختلافات کو دیکھکر حیران و ششدر رہجاتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر ایک فریق ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جو سرے سے ہی ان نشانات کا انکار اپنا فرضِ اولین سمجھتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو ان نشانات کو مختلف اور متضاد بیانات کی بنا پر مانتے بھی ہیں۔ وہ اپنی کم سمجھی کیوجہ سے غور اور تفکر سے کام لینا نہیں چاہتے۔ اور نشانات کو دیکھ کر بھی انکار پر مصر ہیں ان اختلافات کو دور کرنیکے لیئے اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک رسول امتہ محمدیہ میں سے ہمارے زمانہ میں مبعوث کیا۔ جس نے حَکَم بنکر اختلافات کے کوڑے کرکٹ کو مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقی کے راستہ سے بالکل ہٹا دیا۔ لیکن مسلمان ہیں کہ علمائے سوء کی پیروی میں خدا کے مقرر کردہ حَکَم سے بھی منکر ہو بیٹھے۔ زمین و آسمان نے اسکی سچائی پر گواہی دی۔ زمانہ کی ضرورت نے اسکا سچا ہونا ثابت کردیا۔ اور سب سے بڑھکر اسکی تعلیم پیشگوئیوں کی سچائی نے اسکے صداقت دعوے پر مہر کر دی۔ اب جب کہ حسب فرمان الٰہی

اُس عظیم الشان انسان کا رفع الی اللہ ہوچکا ہے۔ اور ہم ہر روز اس کی آیندہ زمانہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم ان تمام نشانات الٰہی کو دنیا کے سامنے رکھکر نیکدل انسانوں کو اُسکی قبولیت پر آمادہ کریں۔ اِسبات کو مدنظر رکھکر اور نیز اکثر بھائیوں خصوصاً خلیفۃ المسیح الموعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب الٰہی اولوالعزم کے فرمان کے پورا کرنیکے لیئے اس خاکسار نے باوجود کم علمی بے بضاعتی اور کم فرصتی کے حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و رؤیا و کشوف مندرجہ کتب حضرت اقدس و اشتہارات و اخبارات الحکم و بدر و ریویو آف ریلیجنز وغیرہ سے بہت محنت سے انتخاب کرکے علیحدہ شایع کرنیکا انتظام کیا ہے۔ جہانتک میری طاقت تھی۔ میں نے اس کام کو بھائیوں کے سامنے مکمل صورت میں پیش کرنا چاہا ہے۔ تاہم اگر کسی قسم کی فرو گذاشت یا غلطی رہگئی ہو۔ یا کوئی الہام یا رؤیا درج کرنے سے رہگئی ہو۔ تو معلوم ہونے پر وہ درج ہوسکتی ہے۔ سب سے اول مینے مناسب سمجھا۔ کہ براہین احمدیہ میں درج شدہ الہامات و مکاشفات وغیرہ کو معہ انکی تشریحات کے علیحدہ جلد کی صورت میں شایع کردوں۔ کیونکہ حضرت اقدسؑ جناب مسیح موعود کے دعوے کی بنیادی اینٹ یہی الہامات ہیں جن میں سے اکثر حضور پرنور کی زندگی میں ہمارے آنکھوں کے سامنے پورے ہوتے رہے۔ اور باقیوں کا پورا ہونا یقینی امر ہے۔ باقی الہامات و رؤیا و کشوف دوسری جلد میں معہ تاریخ و شانِ نزول انشاء اللہ شایع ہونگے۔ اکثر الہامات کی تشریح حضور پرنور نے فرمائی ہے وہ مینے مناسب سمجھا۔ کہ بجائے الہامات میں درج کرنیکے ڈائری کی ترتیب میں رہنے دوں کیونکہ اس طرح ڈائری کا سلسلہ بے ترتیب ہونیکا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ بھائی اس حصہ کی کثرت اشاعت میں حصہ لیکر میرا ہاتھ بٹائینگے۔ تاکہ دوسرا حصہ الہامات اور ڈائری حضرت اقدسؑ جو کہ مکمل ہوچکے ہیں جلد شایع ہوسکیں۔ یہ کام مینے کسی قسم کے دنیاوی مفاد کو مدنظر رکھکر نہیں کیا۔ بلکہ محض اشاعت اسلام کی خاطر اسلیئے قیمت بھی لاگت کے قریب رکھی گئی ہے۔ اور لکھوائی چھپوائی بھی خاص اہتمام سے کیگئی ہے۔ ہر ایک جلد کے دو حصہ ہونگے حصہ اول الہامات معہ تاریخ نزول و حوالہ دوسرا حصہ شانِ نزول و رؤیا و مکاشفات احباب سے عرض ہے۔ کہ وہ میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے صالح اور متقی خادم اسلام بننے کی دعا فرماویں۔ والسلام

لاہور ۲۶ ۱۲ ۱۹۱۲ء احمدی مطابق ۱۳۳۰ھ } خاکسار ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی خادم حضرت مسیح موعودؑ

دیباچہ

الہامات کے درج کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ الہام رحمانی و شیطانی کے شناخت کا معیار اور اقسام نزول الہام و حقیقت نزول مسیح کو حضرت اقدس جناب مسیح موعودؑ مہدی معہود کے اپنے الفاظ میں درج کر دیا جاوے۔ تاکہ پڑھنے والوں پر تمام حقیقت آشکارا ہو جاوے۔ اور معترضین جو نزول مسیح کے بارہ میں اختلاف کا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اُس پر بھی کافی روشنی پڑسکے و ہو ہٰذا۔

الہام رحمانی و شیطانی میں امتیاز

(از حضرت مسیح موعودؑ)

افسوس کہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ مکالمات الٰہیہ کیا شئے ہیں اور کس حالت میں کہا جائیگا کہ خدا کسی شخص سے مکالمہ فرماتا ہے۔ بلکہ اکثر نادان لوگ شیطانی القاء کو بھی خدا کا کلام سمجھنے لگتے ہیں اور انکو شیطانی اور رحمانی الہام میں تمیز نہیں۔ پس یاد رہے۔ کہ رحمانی الہام اور وحی کے لئے اوّل شرط یہ ہے۔ کہ انسان محض خدا کا ہو جائے۔ اور شیطان کا کوئی حصہ اس میں نہ رہے۔ کیونکہ جہاں مُردار ہے ضرور ہے۔ کہ وہاں کتّے بھی جمع ہو جائیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ھل انبئکم علٰی من تنزل الشیاطین۔ تنزل علٰی کلّ افاکٍ اثیم۔ مگر جس میں شیطان کا حصہ نہیں رہا۔ اور وہ سفلی زندگی سے ایسا دور ہوا۔ کہ گویا مر گیا۔ اور راستباز اور وفادار بندہ بنگیا۔ اور خدا کی طرف آگیا۔ اسپر شیطان حملہ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ جو شیطان کے ہیں۔ اور شیطان کی عادتیں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ انہیں کی طرف شیطان دوڑتا ہے۔ کیونکہ وہ شیطان کے شکار ہیں۔

اور نیز یاد رہے کہ خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور چونکہ خدا سمیع و علیم و رحیم ہے۔ اسلیئے وہ اپنے متقی اور راستباز اور وفادار بندوں کو اُن کے معروضات کا جواب دیتا ہے۔ اور یہ سوال و جواب کئی گھنٹوں تک طول پکڑ سکتے ہیں جب بندہ

عجز و نیاز کے رنگ میں ایک سوال کرتا ہے۔ تو اس کے بعد چند منٹ میں اُسپر ایک ربودگی طاری ہو کر اس ربودگی کے پردے میں اُسکو جواب ملجاتا ہے۔ پھر بعد اسکے بندہ اگر کوئی سوال کرتا ہے۔ تو پھر دیکھتے دیکھتے اُس پر ایک اور ربودگی طاری ہو جاتی ہے۔ اور بدستور اُسکے پردہ میں جواب ملجاتا ہے۔ اور خدا ایسا کریم اور رحیم اور حلیم ہے کہ اگر ہزار دفعہ بھی ایک بندہ کچھ سوالات کرے۔ تو جواب ملجاتا ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ بے نیاز بھی ہے۔ اور حکمت اور مصلحت کی بھی رعایت رکھتا ہے اس لئے بعض سوالات کے جواب میں اظہارِ مطلوب نہیں کیا جاتا۔ اور اگر یہ پوچھا جاوے۔ کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ جوابات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ نہ شیطان کی طرف سے اسکا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں +

ماسوا اسکے شیطان گونگا ہے۔ اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا۔ اور گنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہو سکتا صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈالدیتا ہے۔ اسکو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی۔ کہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے اور یا چند گھنٹہ تک سلسلہ کلام کا سوالات کے جواب دینے میں جاری رکھ سکے۔ اور وہ بہرہ بھی ہے ہر ایک سوال کا جواب نہیں دیسکتا۔ اور وہ عاجز بھی ہے اپنے الہامات میں کوئی قدرت اور اعلیٰ درجہ کی غیب گوئی کا نمونہ دکھلا نہیں سکتا۔ اور اسکا گلا بھی بیٹھا ہوا ہے پُر شوکت اور بلند آواز سے بول نہیں سکتا مخنثوں کی طرح اُس کی آواز دھیمی ہے۔ انہیں علامات سے شیطانی وحی کو شناخت کر لوگے۔ لیکن خدا تعالےٰ گنگے اور بہرے اور عاجز کی طرح نہیں وہ سنتا ہے اور برابر جواب دیتا ہے۔ اور اُسکے کلام میں شوکت اور ہیبت اور بلندی آواز ہوتی ہے۔ اور کلام پر اثر اور لذیذ ہوتا ہے اور شیطان کا کلام دھیما اور زنانہ اور مشتبہ رنگ میں ہوتا ہے۔ اس میں ہیبت اور شوکت اور بلندی نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے۔ گویا جلدی تھک جاتا ہے۔ اور اس میں بھی کمزوری اور بزدلی ٹپکتی ہے۔ مگر خدا کا کلام تھکنے والا نہیں ہوتا۔ اور ہر ایک قسم کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور بڑے بڑے غیبی امور اور اقتداری وعدوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور خدائی جلال اور عظمت اور قدرت اور قدوسی کی اس سے بو آتی ہے۔ اور شیطان کے کلام میں یہ خاصیت نہیں ہوتی اور نیز خدا تعالےٰ کا کلام ایک قوی تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ایک میخ فولادی کی طرح دلمیں دھس جاتا ہے اور دل پر ایک پاک اثر کرتا ہے۔ اور دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور جس پر نازل ہوتا ہے۔ اُسکو مردِ میدان کر دیتا ہے۔ یہانتک کہ اگر اسکو تیز تلوار کے ساتھ ٹکڑہ ٹکڑہ کر دیا جاوے

یا اُسکو پھانسی دیا جاوے یا ہر ایک قسم کا دُکھ جو دنیا میں ممکن ہے پہنچایا جاوے۔ اور ہر ایک قسم کی بے عزتی اور توہین کی جائے یا آتشِ سوزان میں بٹھایا جاوے یا جلایا جاوے وہ کبھی نہیں کہیگا۔ کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا اسکو یقین کامل بخشدیتا ہے۔ اور اپنے چہرہ کا عاشق کر دیتا ہے۔ اور جان اور عزت اور مال اُسکے نزدیک ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکا وہ خدا کا دامن نہیں چھوڑتا۔ اگرچہ تمام دنیا اُسکو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے۔ اور توکل اور شجاعت اور استقامت میں بیمثل ہوتا ہے۔ مگر شیطان سے الہام پانیوالے یہ قوت نہیں پاتے۔ وہ بُزدل ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان بُزدل ہے ؂

یہ سوال کہ آیا شیطانی خواب یا الہام میں کوئی غیبی خبر ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اسکا جواب یہ ہے کہ شیطانی خواب یا الہام میں جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی خبر غیب تو ہوسکتی ہے۔ مگر وہ تین علامتیں اپنے ساتھ رکھتی ہے (۱) اول یہ کہ وہ غیب کوئی اقتداری غیب نہیں ہوتا جیسا کہ خدا تعالےٰ کے کلام میں اِس قسم کے غیب ہوتے ہیں۔ کہ فلاں شخص جو شرارت سے باز نہیں آتا ہم اُسکو ہلاک کرینگے۔ اور فلاں شخص جس نے صدق دکھلایا۔ ہم اُسکو ایسی ایسی عزت دینگے۔ اور ہم اپنے نبی کی تائید کے لیئے فلاں فلاں نشان دکھلائینگے۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکیگا۔ اور ہم منکروں پر فلاں عذاب وارد کرینگے۔ اور مومنوں کو اس طور کی فتح اور نصرت دینگے۔ یہ اقتداری غیب ہیں۔ جو حکومت کی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ایسی پیشگوئیاں شیطان نہیں کرسکتا (۲) دوسرے شیطانی خواب یا الہام بخیل کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں کثرت سے غیب نہیں ہوتا۔ اور رحمانی ملہم کے مقابل پر ایسا شخص بھاگ جاتا ہے۔ کیونکہ رحمانی ملہم کے مقابل پر اسکا غیب اس قدر قلیل المقدار ہوتا ہے۔ جیسا کہ سمندر کے مقابل پر ایک قطرہ (۳) تیسرے اکثر اس پر جھوٹ غالب ہوتا ہے۔ مگر رحمانی خواب یا الہام پر سچ غالب ہوتا ہے۔ یعنی اگر کل الہامات کو دیکھا جائے تو رحمانی الہام میں کثرت سچ کی ہوتی ہے۔ اور شیطانی میں اسکے برخلاف۔ اور ہمنے کل کا لفظ رحمانی خوابوں یا الہاموں کی نسبت اسلیئے استعمال نہیں کیا۔ کہ ان میں بھی بعض الہام یا خواب متشابہات کے رنگ میں ہوتے ہیں یا اجتہادی طور پر کوئی غلطی ہوجاتی ہے۔ اور جاہل نادان ایسی پیشگوئیوں کو جھوٹ سمجھ لیتے ہیں۔ اور انکا وجود محض ابتلا کے لیئے ہوتا ہے۔ اور بعض ربانی پیشگوئیاں وعید کی قسم سے ہوتی ہیں۔ جنکا تخلف جائز ہوتا ہے۔ اور نیز یاد رہے کہ شیطانی الہام فاسق اور ناپاک آدمی سے مناسبت رکھتا ہے۔ مگر رحمانی الہامات کی کثرت صرف انکو ہوتی ہے۔ جو پاک دل ہوتے ہیں اور

خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

الہام کے نُزول کی مُختلف صورتیں

(از حضرت مسیح موعودؑ)

(۱) صورت اول یہ ہے۔ کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی امر غیبی اپنے بندہ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں جاری کر دیتا ہے اور جو کلمات سختی اور گرانی سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ ایسی پُر شدت اور عنیف صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں جیسے گڑے یعنے اولے یکبارگی ایک سخت زمین پر گرتے ہیں۔ یا جیسے تیز اور پرزور رفتار میں گھوڑے کا سُم زمین پر پڑتا ہے۔ اس الہام میں ایک عجیب سُرعت اور شدت اور ہیبت ہوتی ہے۔ جس سے تمام بدن متاثر ہو جاتا ہے۔ اور زبان ایسی تیزی اور بارعب آواز میں خود بخود دوڑتی جاتی ہے۔ کہ گویا وہ اپنی زبان ہی نہیں اور ساتھ اسکے جو ایک تھوڑی سی غنودگی اور ربودگی ہوتی ہے وہ الہام کے تمام ہونیکے بعد فی الفور دور ہو جاتی ہے۔ اور جب تک کلماتِ الہام تمام نہ ہوں۔ تب تک انسان ایک میت کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ یہ الہام اکثر ان صورتوں میں نازل ہوتا ہے۔ کہ جب خداوند کریم و رحیم اپنی عین حکمت اور مصلحت سے کسی خاص دعا کو منظور کرنا نہیں چاہتا۔ یا کسی عرصہ تک توقف ڈالنا چاہتا ہے۔ یا کوئی اور خبر پہنچانا چاہتا ہے۔ کہ جو بمقتضائے بشریت انسان کی طبیعت پر گراں گزرتی ہو۔ مثلاً جب انسان جلدی سے کسی امر کا حاصل کر لینا چاہتا ہو۔ اور وہ حاصل ہونا حسب مصلحت ربانی اسکے لئے مقدر نہ ہو یا توقف سے مقدر ہو۔ اس قسم کے الہام بھی یعنے جو سخت۔ اور گراں صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مجھکو (یعنی حضرت مسیح موعود کو) ہوتے رہے ہیں۔ جسکا نمونہ الہام نمبر اول (کشف نمبر اول) ہے۔ دوسری قسم الہام کی یعنی وہ قسم جس میں کچھ ملائمت سے کلمات زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ اسکا نمونہ الہام نمبر دوم (کشف نمبر ۲) اور الہام نمبر سوم (کشف نمبر ۳) و الہام نمبر چہارم (کشف نمبر ۴) ہیں۔ براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۳)

(۲) صورت دوم الہام کی جسکا میں باعتبار کثرت عجائبات کے کامل الہام نام رکھتا ہوں یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ بندہ کو کسی امر غیبی پر بعد دعا اُس بندہ کے یا خود بخود مطلع کرنا چاہتا ہے تو یکدفعہ ایک بیہوشی اور ربودگی اسپر طاری کر دیتا ہے۔ جس سے وہ بالکل اپنی ہستی سے کھویا جاتا

ہے اور ایسا اس بیخودی اور ربودگی اور بیہوشی میں ڈوبتا ہے۔ جیسے کوئی پانی میں غوطہ مارتا ہے۔ اور
نیچے پانی کے چلا جاتا ہے۔ غرض جب بندہ اس حالت ربودگی سے کہ جو غوطہ سے بہت ہی مشابہ ہے
باہر آتا ہے۔ تو اپنے اندر میں کچھ ایسا مشاہدہ کرتا ہے۔ جیسے ایک گونج پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جب
وہ گونج کچھ فرو ہوتی ہے۔ تو ناگہاں اسکو اپنے اندر سے ایک موزون اور لطیف اور لذیذ کلام محسوس
ہو جاتی ہے۔ اور یہ غوطہ ربودگی کا ایک نہایت عجیب امر ہے۔ جس کے عجائبات بیان کرنیکے لئے
الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ یہی حالت ہے جس سے ایک دریا معرفت کا انسان پر کھلجاتا ہے۔ کیونکہ
جب بار بار دعا کرنے کے وقت خدا تعالےٰ اس حالت غوطہ اور ربودگی کو اپنے بندہ پر وارد کر کے
اُسکی ہریک دعا کا اُسکو ایک لطیف اور لذیذ کلام میں جواب دیتا ہے۔ اور ہریک استفسار کی
حالت میں وہ حقایق اُس پر کھولتا ہے جنکا کھلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ تو یہ امر اُس کے
لیئے موجب مزید معرفت اور باعث عرفان کامل ہوجاتا ہے۔ بندہ کا دعا کرنا اور خدا کا اپنی الوہیت
کی تجلی سے ہریک دعا کا جواب دینا یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ گویا اسی عالم میں بندہ اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے
اور دونوں عالم اُسکے لیئے بلا تفاوت یکساں ہو جاتے ہیں۔ جب بندہ اپنی کسی حاجت کے وقت
. . . . بار بار اپنے مولےٰ کریم سے کوئی عقدہ پیش آمدہ دریافت کرتا ہے اور عرض
حال کے بعد حضرت خداوند کریم سے جواب پاتا ہے۔ اُس طرح کہ جیسے ایک انسان دوسرے انسان
کی بات کا جواب دیتا ہے۔ اور جواب ایسا ہوتا ہے۔ کہ نہایت فصیح اور لطیف الفاظ میں بلکہ کبھی کسی
ایسی زبان میں ہوتا ہے۔ کہ جس سے وہ بندہ ناآشنا محض ہے۔ اور کبھی امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے کہ
جو مخلوق کی طاقتوں سے باہر ہیں۔ اور کبھی اُسکے ذریعہ سے مواہب عظیمہ کی بشارت ملتی ہے۔ اور
منازل عالیہ کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور قرب حضرت باری کی مبارکبادی دی جاتی ہے۔ اور
کبھی دنیوی برکتوں کے بارے میں پیشگوئی ہوتی ہے۔ تو اُن کلمات لطیفہ وبلیغہ کے سننے سے کہ جو
مخلوق کی قوتوں سے نہایت بلند اور اعلیٰ ہوتے ہیں۔ جس قدر ذوق اور معرفت حاصل ہوتی ہے اُسکو
وہی بندہ جانتا ہے جس کو یہ نعمت عطا ہوتی ہے۔ فی الحقیقت وہ خدا کو ایسا ہی شناخت کر لیتا ہے جیسے
کوئی شخص تم میں سے اپنے پکے اور پرانے دوست کو شناخت کرتا ہے۔ اور یہ الہام اکثر معظمات امور
میں ہوتا ہے کبھی اُس میں ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جن کے معنے لغت کی کتابیں دیکھکر کرنے
پڑتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ یہ الہام کسی اجنبی زبان مثلاً انگریزی یا کسی ایسی دوسری زبان میں ہوتا
ہے۔ جس زبان سے ہم محض ناواقف ہیں۔ اس الہام کی مثالیں حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات

ذیل نمبر ۵ میں پائی جاتی ہیں (براہین حصہ سوم صفحہ ۲۲۲ حاشیہ)

(۳) صورت سوم الہام کی یہ ہے کہ نرم اور آہستہ طور پر انسان کے قلب پر القا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ دل میں کوئی کلمہ گزر جاتا ہے جس میں وہ عجائبات بہ تمام و کمال نہیں ہوتے۔ کہ جو دوسری صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس میں ربودگی اور غنودگی بھی شرط نہیں۔ بسا اوقات عین بیداری میں ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا غیب سے کسی نے وہ کلمہ دل میں پھونک دیا ہے یا پھینک دیا ہے۔ انسان کسی قدر بیداری میں ایک استغراق اور محویت کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی بالکل بیدار ہوتا ہے۔ کہ یکدفعہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک نووارد کلام اسکے سینہ میں داخل ہے یا کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ معًا وہ کلام دل میں داخل ہوتے ہی اپنی پُرزور روشنی ظاہر کر دیتا ہے اور انسان متنبّہ ہو جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے یہ القا ہے۔ اور صاحبِ ذوق کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جیسے نفسی ہوا اندر جاتی اور تمام دل وغیرہ اعضا کو راحت پہنچاتی ہے۔ ویسا ہی وہ الہام دلکو تسلی اور سکینت اور آرام بخشتا ہے۔ اور طبیعت مضطرب پر اُسکی خوشی اور خنکی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک باریک بھید ہے۔ جو عوام لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ مگر عارف اور صاحب معرفت لوگ جنکو حضرت واہب حقیقی نے اسرار ربانی میں صاحب تجربہ کر دیا ہے۔ وہ اُسکو خوب سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اور اس صورت کا الہام بھی اس عاجز کو بارہا ہُوا ہے۔ جنکا لکھنا بالفعل کچھ ضروری نہیں (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۷ حاشیہ)

(۴) صورت چہارم الہام کی یہ ہے۔ کہ رُؤیا صادقہ میں کوئی امر خدا تعالےٰ کی طرف سے منکشف ہو جاتا ہے یا کبھی کوئی فرشتہ انسان کی شکل میں متشکل ہو کر کوئی غیبی بات بتلاتا ہے۔ یا کوئی تحریر کاغذ یا پتھر وغیرہ پر مشہود ہو جاتی ہے جس سے کچھ اسرار غیبیہ ظاہر ہوتے ہیں وغیرہا من الصور (اس قسم کے الہامات میں سے بھی حضرت مسیح موعود کے الہامات بکثرت ہیں۔ جس کے لئے باب مکاشفات دیکھنا چاہیئے) (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ حاشیہ نمبر ۱)

(۵) صورت پنجم الہام کی وہ ہے۔ جس کا انسان کے قلب سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ ایک خارج سی آواز آتی ہے اور یہ آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ایک پردہ کے پیچھے سے کوئی آدمی بولتا ہے مگر یہ آواز نہایت لذیذ اور شگفتہ اور کسی قدر سرعت کے ساتھ ہوتی ہے اور دل کو اس سے ایک لذت پہنچتی ہے۔ انسان کسی قدر استغراق میں ہوتا ہے۔ کہ یکدفعہ یہ آواز آجاتی ہے۔ اور آواز سن کر وہ حیران رہجاتا ہے۔ کہ کہاں سے یہ آواز آئی اور کس نے مجھ سے کلام کی۔ اور حیرت زدہ کی

طرح آگے پیچھے دیکھتا ہے۔ پھر سمجھ جاتا ہے۔ کہ کسی فرشتہ نے یہ آواز دی۔ اور یہ آواز خارجی اکثر اُس حالت میں بطور بشارت آتی ہے۔ کہ جب انسان کسی معاملہ میں نہایت متفکر اور مغموم ہوتا ہے۔ یا کسی بدخبری کے سننے سے کہ جو اصل میں محض دروغ تھی کوئی سخت اندیشہ اُسکو دامنگیر ہو جاتا ہے۔ مگر صورتِ دوم کی طرح اس میں مکرر دعاؤں پر اُس آواز کا صادر ہونا مشہود نہیں ہؤا۔ بلکہ ایک ہی دفعہ اُسی وقت کہ جب خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کوئی فرشتہ غیب سے ناگہانی طور پر آواز کرتا ہے۔ برخلاف صورت دوم کے کہ اُس میں اکثر کامل دعاؤں پر حضرت احدیت کی طرف سے جواب صادر ہونا مشہود ہؤا ہے اور خواہ سو مرتبہ دعا اور سوال کرنیکا اتفاق ہو۔ اُسکا جواب سو مرتبہ ہی حضرت فیاض مطلق کیطرف سے صادر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ متواتر تجربہ خود اس خاکسار (حضرت مسیح موعودؑ) کا اسبات کا شاہد ہے (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۸۵ حاشیہ نمبر اوّل)

نزولِ مسیحؑ۔ دعوےٰ مسیحیت اور فضیلت برمسیحؑ کی حقیقت

(از حضرت مسیح موعودؑ)

یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے۔ نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ اُجَرِّدُ نفسی من ضروب الخطاب۔ یعنی انکو تو کہدے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنے میرا مقصد اور میری مراد ان خیالات سے برتر ہے۔ اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں۔ . . . . براہین احمدیہ میں مینے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنیوالا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا۔ کہ اگرچہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسےٰ رکھا۔ اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنیکی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہؤا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہونگے۔ اسلئے مینے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شایع کیا۔ لیکن بعد اسکے اسبارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنیوالا تھا توہی ہے۔ اور ساتھ اسکے صدہا نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین و آسمان دونوں میری

تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کرکے مجھے اسطرف لے آئے
کہ آخری زمانہ میں مسیح آنیوالا میں ہی ہوں۔ ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو مینے براہین احمدیہ میں لکھدیا تھا
اور پھر مینے اسپر کفایت نہ کرکے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا۔ تو آیات قرآنی قطعیۃ الدلالت
سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے۔ اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت
میں سے آئیگا اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے۔ تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اسی طرح صد ہا
نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ
نے مجھے اسبات کے لئے مجبور کردیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لیئے یہ کافی تھا
کہ وہ میرے پر خوش ہو۔ مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا۔ اور کوئی
مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور نہ مجھے یہ خواہش تھی۔ کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اسنے گوشہ تنہائی سے مجھے
جبراً نکالا۔ مینے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں۔ مگر اُسنے کہا۔ کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت
کے ساتھ شہرت دونگا۔ پس یہ اُس خدا سے پوچھو کہ ایسا تونے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور
ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور
خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اُسکو
جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس
نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ
ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ اور جیسا کہ میرے الہامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح ابن
مریم کے مقابل پر خدا تعالےٰ نے میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالےٰ کی تیئیس برس کی متواتر
وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں میں اُس کی اُس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ اُن تمام
خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ
موسیٰ کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اسلئے خدا نے چاہا۔ کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں
خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ میرے ان لوگوں کو گوارا نہ ہونگے۔ جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت
پرستش کی حد تک پہنچگئی ہے۔ مگر میں انکی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں۔ کس طرح خدا کے حکم کو
چھوڑ سکتا ہوں۔ اور کس طرح اُس روشنی سے جو مجھے دیگئی۔ تاریکی میں آسکتا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ میری
کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کا پیروی کرنیوالا ہوں۔ جب تک مجھے اس
سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں مینے کہا اور جب مجھکو اُسکی طرف سے علم ہوا۔ تو مینے

اسکے مخالف کہامیں انسان ہوں۔ مجھے عالم الغیب ہونیکا دعوے نہیں بات یہی ہے۔ جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا؟ ہاں میں اسقدر جانتا ہوں۔ کہ آسمانپر خدا تعالےٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ قریب ہے۔ کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے۔ کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھکر ہیں۔ جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ و غضب ہو۔ اُسکو اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے غیظ و غضب سے مر جائے۔ مگر خدا نے جو چاہا ہے کیا۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا انسان کا مقدور ہے کہ وہ اعتراض کرے کہ ایسا تونے کیوں کیا۔

یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سُن کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا مینے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوے نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لیئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپؐ کی فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اسلئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۰)

حصہ اوّل

الہامات

(۱) بالفعل نہیں۔ براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱ (شان نزول نمبر ۱)

(۲) هُزِّىٓ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا (شان نزول نمبر ۲)

(۳) عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیلخان (شان نزول نمبر ۳) براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۶ حاشیہ درحاشیہ

(۴) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا (یعنے ہمنے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہو جا) شان نزول نمبر ۴) براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۵) مارچ ۱۸۸۲ء۔ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ[1] قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ۔ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ[2] عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ۔ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا اِنّٰى لَكَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ۔ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ۔ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ فَبَشِّرْ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّتَ

---

[1] ای اول تائب الی اللہ بامر اللہ فی ھذا الزمان او اول من یومن بھذا الامر واللہ اعلم

[2] ای لیظھر دین الاسلام بالحجج القاطعة والبراھین الساطعة علی کل دین ماسواہ ای ینصر اللہ المومنین المظلومین باشراق و بینھم واتمام حججھم۔

مُحَمَّدٍ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ
وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ وَلَا
تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ۔
اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ۔ وَاللّٰهُ
مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهٰی اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَيْنَا۔ اَلَيْسَ
هٰذَا بِالْحَقِّ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ
حَقًّا وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا۔ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْيَهُوْدُ
وَلَا النَّصَارٰی وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ۔ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اَلْفِتْنَةُ
هٰهُنَا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔ وَمَا[1]
كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ اِنِّیْ مَعَكَ وَكُنْ مَعِیْ اَيْنَمَا كُنْتَ
كُنْ مَعَ اللّٰهِ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَلَا تَيْئَسْ مِنْ
رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔ يَاْتِيْكَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ
يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ فَتْحُ الْوَلِیِّ فَتْحٌ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا اَشْجَعُ
النَّاسِ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ اَنَارَ اللّٰهُ بُرْهَانَهٗ۔

---

[1] اى ما كان الله ليعذبهم بعذاب كامل و انت ساكن فيهم

یا احمد۔ فاضت الرحمۃ علی شفتیک۔ انک باعیننا یرفع اللہ ذکرک
و یتم نعمتہ علیک فی الدنیا و الاخرۃ و وجدک ضالا فھدی
و نظرنا الیک۔ و قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم
خزائن رحمۃ ربک۔ یایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر
یا احمد یتم اسمک۔ ولا یتم اسمی۔ کن فی الدنیا کانک غریب او
عابر سبیل۔ وکن من الصالحین الصدیقین۔ وأمر بالمعروف
وانہ عن المنکر وصل علی محمد وال محمد الصلوۃ ھو
المربی انی رافعک الی و القیت علیک محبۃ منی لا الہ الا اللہ
فاکتب ولیطبع و لیرسل فی الارض خذوا التوحید التوحید
یا ابناء الفارس و بشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق
عند ربھم۔ واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعر
لخلق اللہ ولا تسئم من الناس اصحاب الصفۃ وما ادرٰک
ما اصحاب الصفۃ تری اعینھم تفیض من الدمع۔ یصلون
علیک۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان و داعیا الی
اللہ و سراجا منیرا املوا (براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ - ۲۴۲ حاشیہ)

اسجگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہیئے کہ کیونکر ایک ادنی امتی آں رسول مقبولؐ کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہوسکے بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اسجگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ مگر اے طالب حق ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اسبات کو سنو۔ کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں۔ اور تا ہمیشہ اسکے نور اور اسکی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں۔ اس طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں۔ اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں۔ خدا انکو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول کی برکتیں انکے وجود بے نمود کے ذریعہ سے

ظاہر کرتا ہے۔ اور جو کچھ منجانب اللہ اُن کی تعریف کی جاتی ہے۔ یا کچھ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ حقیقت میں مرجع تمام اُن تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتے ہیں۔ اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اُسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی اُن کا مصداق اتم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ متبع سنن آں سرور کائنات کا اپنے غایت اتباع کے جہت سے اُس شخص نورانی کے لیئے کہ جو وجود باجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے۔ اسلیئے جو کچھ اُس شخص مقدس میں انوار الٰہیہ پیدا و ہویدا ہیں۔ اُسکے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سایہ میں اُس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اسکے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے۔ کہ جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ہاں سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں۔ بلکہ جو کچھ اس میں موجود ہے۔ وہ اُسکے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے۔ جو اُس میں نمودار اور نمایاں ہے۔ پس لازم ہے۔ کہ آپ یا کوئی دوسرے صاحب اس بات کو حالت نقصان خیال نہ کریں کہ کیوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار باطنی انکی امت کے کامل متبعین کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس انعکاس انوار سے کہ جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ امت محمدیہ پر ہوتا ہے۔ دو بزرگ امر پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ جس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ اور ہمیشہ روشن ہوتا ہے۔ وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے۔ جس سے دوسرا چراغ روشن نہ ہو سکے۔ دوسرے اس امت کی کمالیت اور دوسری امتوں پر اُسکی فضیلت اس افاضہ دائمی سے ثابت ہوتی ہے اور حقیقت دین اسلام کا ثبوت ہمیشہ تر و تازہ ہوتا رہتا ہے۔ صرف یہی بات نہیں ہوتی۔ کہ گذشتہ زمانہ پر حوالہ دیا جائے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ جس سے قرآن شریف کی حقانیت کے انوار آفتاب کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور دین اسلام کے مخالفوں پر حجت اسلام پوری ہوتی ہے اور معاندین اسلام کی ذلت اور رسوائی اور رُوسیاہی کامل طور پر کھلجاتی ہے کیونکہ وہ اسلام میں وہ برکتیں اور وہ نور دیکھتے ہیں جن کی نظیر کو وہ اپنی قوم کے پادریوں اور پنڈتوں وغیرہ میں ثابت نہیں کر سکتے۔ فتدبر ایھا الصادق فی الطلب ایدك اللہ فی طلبك

اسجگہ بعض خاموں کے دلوں میں یہ وہم بھی گذر سکتا ہے کہ اس مندرجہ بالا الہامی عبارت میں کیوں ایک مسلمان کی تعریفیں لکھی ہیں سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان تعریفوں سے دو بزرگ فائدے متصور ہیں جن کو حکیم مطلق نے خلق اللہ کی بھلائی کے لئے مدنظر رکھکر ان تعریفوں کو بیان فرمایا ہے۔ ایک

یہ کہ تابع متبوع کی متابعت کی تاثیریں معلوم ہوں۔ اور تا عامہ خلائق پر واضح ہو۔ کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے۔ اور اُس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں۔ جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے۔ کسی کو عارف کے درجہ تک پہنچاتا ہے کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا رتبہ عنایت فرماتا ہے۔ اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے

دوسرے یہ فائدہ کہ نئے مستفیض کی تعریف کرنے میں بہت سی اندرونی بدعات اور مفاسد کی اصلاح منظور ہے۔ کیونکہ جس حالت میں اکثر جاہلوں نے گذشتہ اولیاء اور صالحین پر صدہا اس قسم کی تہمتیں لگا رکھی ہیں۔ کہ گویا انھوں نے آپ یہ فہمائش کی تھی۔ کہ ہمکو خدا کا شریک ٹھہراؤ اور ہم سے مرادیں مانگو۔ اور ہمکو خدا کی طرح قادر اور متصرف فی الکائنات سمجھو تو اس صورت میں اگر کوئی نیا مصلح ایسی تعریفوں سے عزت یاب نہ ہو کہ جو تعریفیں انکو اپنے پیروں کی نسبت ذہن نشین ہیں تب تک وعظ اور پند اس مُصلح جدید کا بہت ہی کم مؤثر ہوگا۔ کیونکہ وہ لوگ ضرور دل میں کہینگے۔ کہ یہ حقیر آدمی ہمارے پیروں کی شانِ بزرگ کو کب پہنچ سکتا ہے۔ اور جب خود ہمارے بڑے پیروں نے مرادیں دینے کا وعدہ دے رکھا ہے۔ تو یہ کون ہے۔ اور اسکی کیا حیثیت اور کیا بضاعت اور کیا رتبت اور کیا منزلت تا انکو چھوڑ کر اسکی سنیں۔ سو یہ دو فائدے۔ بزرگ ہیں جن کی وجہ سے اِس مولے کریم نے کہ جو سب عزتوں اور تعریفوں کا مالک ہے۔ اپنے ایک عاجز بندہ اور مُشت خاک کی تعریفیں کیں۔ ورنہ درحقیقت ناچیز خاک کی کیا تعریف سب تعریفیں اور تمام نیکیاں اُسی ایک کی طرف راجع ہیں۔ کہ جو رب العالمین اور حی القیوم ہے۔ اور جب خداوند تعالےٰ عزاسمہٗ مصلحت مذکورہ بالا کی غرض سے کسی بندہ کی جس کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح منظور ہے کچھ تعریف کرے۔ تو اُس بندہ پر لازم ہے۔ کہ اُس تعریف کو خلق اللہ کی نفع رسانی کی نیت سے اچھی طرح مشتہر کرے۔ اور اس بات سے ہرگز نہ ڈرے کہ عوام الناس کیا کہینگے۔ عوام الناس تو جیسا کہ ان کا مادہ اور انکی سمجھ ہے۔ ضرور کچھ نہ کچھ بکواس کرینگے۔ کیونکہ بدظنی اور بداندیشی کرنا عوام الناس کی قدیم سے فطرت چلی آتی ہے۔ اب کسی زمانہ میں کب بدل سکتی ہے۔ مگر درحقیقت یہ تعریفیں عوام الناس کے حق میں موجب بہبودی ہیں اور گو ابتدا میں عوام الناس کو وہ تعریفیں مکروہ اور کچھ افترا سا معلوم ہوں۔ لیکن انجام کار خدا تعالیٰ انپر حق الامر کھولدیتا ہے۔ اور جب اُس ضعیف بندہ کا حق بجانب ہونا اور مؤید من اللہ ہونا عوام پر کھلجاتا ہے تو وہ تمام تعریفیں ایسے شخص کی کہ جو میدان جنگ میں کھڑا ہے۔ ایک فتح عظیم کا موجب ہوجاتی ہیں۔ اور ایک عجیب اثر پیدا کرکے خدا کے گم گشتہ بندوں کو اُس کی توحید اور تفرید کی طرف

کھینچ لاتے ہیں۔ اور اگر تھوڑے دن ہنسی اور ملامت کا موجب ٹھہریں۔ تو ان ٹھٹھوں اور ملامتوں کا برداشت کرنا خادم دین کے لئے عین سعادت اور فخر ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسَالَاتِ اللّٰہِ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۰ تا صفحہ ۲۴۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۶) ھُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۔ رؤیا نمبر ۸ (ترجمہ) وہ مجھ سے بمنزلہ میری توحید و تفرید کے ہے پس ...

(۷) دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ فِیْ شَائِلِ مِقْیَاسٍ۔ دن ول یو گو ٹو امرت سر Then will you go to Amritsar. (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۶۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۸) آئی ایم کوئرلر۔ ھٰذَا شَاھِدٌ نَزَّاغٌ (کشف نمبر ۹) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ (کشف نمبر ۱۳)

(۹) آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ (نشان نزول نمبر ۱۴)

(۱۰) اپریل ۱۸۸۳ء۔ صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روانہ ہونیکی اطلاع دیگئی۔ (نشان نزول نمبر ۱۵) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۱۱) آئی لو یو (I love you.) (میں تم سے محبت رکھتا ہوں)

(۱۲) آئی ایم ود یو (I am with you.) (میں تمہارے ساتھ ہوں)

(۱۳) آئی شیل ہیلپ یو (I shall help you.) میں تمہاری مدد کرونگا۔

(۱۴) آئی کین وہٹ آئی ول ڈو (I can what I will do) میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔

نوٹ۔ ان الہامات ۱۱ تا ۱۵ کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا۔ کہ گویا ایک انگریز ہے۔ جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔ اور باوجود پر دہشت ہونیکے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے روح کو معنی کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملتی تھی (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)۔

(۱۵) وی کین وہٹ وی ول ڈو (We can what we will do) ہم کر سکتے ہیں۔ جو چاہیں گے۔

(۱۶) دِس از مائی اینمی (This is my enemy) یہ میرا دشمن ہے (نمبر ۱۶ کا شان نزول نمبر ۱۷ دیکھو) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۱ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

(۱۷) آئی ایم بائی عیسٰی (I am by Eesa) میں عیسٰی کے ساتھ ہوں (شان نزول نمبر ۱۸) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

(۱۸) یس آئی ایم ہیپی (Yes I am happy) ترجمہ الہامی۔ ہاں میں خوش ہوں۔ (شان نزول نمبر ۱۹)

(۱۹) لائف آف پین (Life of pains) زندگی دکھ کی (شان نزول نمبر ۲۰) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

(۲۰) گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ ہی از ود یو ٹو کل اینمی (God is comming by his army he is with you to kill enemy) خدا تعالیٰ دلائل اور براہین کا لشکر لیکر چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے (شان نزول نمبر ۲۱) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۴ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

(۲۱) بُورِکْتَ یَا اَحْمَدُ وَکَانَ مَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ حَقًّا فِیْکَ (اے احمد تو مبارک کیا گیا ہے۔ اور خدانے جو تجھ میں برکت رکھی ہے۔ وہ حقانی طور پر رکھی ہے)

(۲۲) شَأْنُکَ عَجِیْبٌ وَاَجْرُکَ قَرِیْبٌ (تیری شان عجیب ہے۔ اور تیرا بدلہ نزدیک ہے)

(۲۳) اِنِّیْ رَاضٍ مِّنْکَ۔ اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ۔ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیَ۔ (میں تجھ سے راضی ہوں۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں۔ جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ ھُوَ کا ضمیر واحد بتاویل مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکات الٰہیہ ہیں جو حضرت خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔ اور اسبات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک مدح و ثنا جو کسی مومن کے الہامات

میں کیجائے۔ وہ حقیقی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح ہوتی ہے۔ اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس مدح سے حصہ حاصل کرتا ہے۔ اور وہ بھی محض خدا تعالےٰ کے لطف و احسان سے نہ کسی اپنی لیاقت اور خوبی سے۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔

(۲۴) اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ (تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ مینے تجھے اپنے لئے اختیار کیا)

(۲۵) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ (تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا میری توحید اور تفرید سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کیجائے۔ اور تجھکو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔)

(۲۶) ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔ (کیا انسان پر یعنے تجھ پر وہ وقت نہیں گزرا۔ کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا) یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ تو کون ہے۔ اور کیا چیز ہے۔ اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا۔ یعنی کچھ بھی نہ تھا۔ یہ گزشتہ تلطفات و احسانات کا حوالہ ہے۔ تا محسن حقیقی کے آئیدہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے

(۲۷) سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ یَنْقَطِعُ اٰبَاؤُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ (سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں۔ جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے۔ اسنے تیرے مجد کو زیادہ کیا ہے۔ تیرے آبا کا نام اور ذکر منقطع ہو جائیگا۔ اور صدق کیساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق تو مدد کیا گیا۔ یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہیگا اور خدا تجھ سے ابتدا شرف اور مجد کا کریگا)

(۲۸) نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا۔ اور مخالفوں نے کہا۔ کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ یعنے امداد الٰہی اس حد تک پہنچ جائیگی۔ کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائینگے۔ اور اُن کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائیگی۔ اور حق آشکارا ہو جائیگا۔

(۲۹) وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَتْرُکَکَ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ (اور خدا ایسا نہیں ہے۔ جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک وہ خبیث اور طیب میں صریح فرق نہ کرے)

(۳۰) وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (اور خدا اپنے امر پر غالب ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے)

(۳۱) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ (جب مدد اور فتح الٰہی آئیگی اور تیرے رب کی بات پوری ہوجائیگی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہرینگے۔ کہ یہ وہی بات ہے۔ جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے)

(۳۲) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ۔ (میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنیکا ارادہ کیا۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ میں زمین پر کرنے والا ہوں یہ اختصاری کلمہ ہے۔ یعنی اسکو قائم کرنیوالا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے۔ کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکرانی پر اطلاق پاتی ہے۔ مراد نہیں ہے۔ اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خداتعالیٰ کی طرف سے شریعت اسلام میں مسلم ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے۔ اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہے۔ مراد نہیں۔ بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ہدایت اور ارشاد کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جاوے۔ گویا وہ روحانی زندگی کے رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔ پھر بعد اسکے اُس روحانی آدم کا روحانی مرتبہ بیان فرمایا۔ اور کہا۔

(۳۳) دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ جب یہ آیت شریفہ جو قرآن شریف کی آیت ہے۔ الہام ہوئی تو اسکے معنے کی تشخیص اور تعیین میں تامل تھا۔ اور اسی تامل میں کچھ خفیف سی خواب آگئی۔ اور اس خواب میں اُسکے معنے حل کئے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ دنو سے مراد قرب الٰہی ہے۔ اور قرب کسی حرکت مکانی کا نام نہیں۔ بلکہ اسوقت انسان کو مقرب الٰہی بولا جاتا ہے۔ کہ جب وہ ارادہ اور نفس اور خلق اور تمام اضداد اور اغیار سے بکلی الگ ہو کر طاعت اور محبت الٰہی میں سراپا محو ہو جاوے۔ اور ہر یک ماسوی اللہ سے پوری دوری حاصل کر لیوے اور محبت الٰہی کے دریا میں ایسا ڈوبے۔ کہ کچھ اثر وجود اور انانیت کا باقی نہ رہے۔ اور جبتک اپنی ہستی کے لوث سے مبرا نہیں۔ اور بقا باللہ کے پیرایہ سے متحلی نہیں۔ تب تک اس قرب کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور بقا باللہ کا مرتبہ تب حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب خدا کی محبت ہی انسان کی غذا ہو جائے۔ اور ایسی حالت ہو جائے۔ کہ بغیر اسکی یاد کے جی ہی نہیں سکتا۔ اور اُس کے غیر کا دل میں سمانا موت کی طرح دکھائی دے۔ اور صریح مشہود ہو۔ کہ وہ اسی کے ساتھ جیتا ہے۔ اور

ایسا خدا کی طرف کھینچا جاوے۔ جو دل اسکا ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق اور اسکے درد سے دردمند رہے اور ماسوا سے اسقدر نفرت پیدا ہو جائے۔ کہ گویا غیر اللہ سے اُسکی عداوت ذاتی ہے جن کی طرف میل کرنے سے بالطبع دُکھ اٹھاتا ہے جب یہ حالت متحقق ہو گی۔ تو دل جو مورد انوار الٰہی ہے۔ خوب صاف ہوگا۔ اور اسماء اور صفات الٰہی کا اُس میں انعکاس ہو کر ایک دوسرا کمال جو تدلّی ہے۔ عارف کے لئے پیش آئیگا۔ اور تدلّی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے۔ کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کر کے اس ذات رحمان اور رحیم کی طرح شفقتاً علی العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے۔ اور چونکہ کمالات دنو کے کمالات تدلّی سے لازم و ملزوم ہیں۔ پس تدلّی اُسی قدر ہو گی۔ جس قدر دنو ہے اور دنو کی کمالیت اس میں ہے۔ کہ اسماء اور صفات الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو۔ اور محبوب حقیقی بے شائبہ ظلیت اور بے توہم حالیت اور محلیت اپنے تمام صفات کاملہ کے ساتھ اُس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور روح اللہ کی نفخ کی ماہیت ہے۔ اور یہی تخلق باخلاق اللہ کی اصل بنیاد ہے۔ اور جب کہ تدلّی کی حقیقت کو تخلق باخلاق اللہ لازم ہؤا اور کمالیت فی التخلق اس بات کو چاہتی ہے۔ کہ شفقت علی العباد اور اُن کے لئے بمقام نصیحت کھڑے ہونا اور اُن کی بھلائی کے لئے بدل و جان مصروف ہو جانا اس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادت متصور نہیں۔ اس لئے واصل تام کو مجمع الاضداد ہونا پڑا۔ کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہو۔ اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی۔ پس وہ ان دونوں قوسوں الوہیت و انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقعہ ہے۔ جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔ اب خلاصہ کلام یہ کہ وصول کامل کے لئے دنو اور تدلّی دونوں لازم ہیں۔ دنو اس قرب تام کا نام ہے۔ کہ جب کامل تزکیہ کے ذریعہ سے انسان کامل سیر الی اللہ سے سیر فی اللہ کے ساتھ متحقق ہو جائے۔ اور اپنی ہستی ناچیز سے بالکل ناپدید ہو کر اور غرق دریائے بیچوں و بیچگوں ہو کر ایک جدید ہستی پیدا کرے۔ جس میں بیگانگی اور دوئی اور جہل اور نادانی نہیں ہے۔ اور صبغۃ اللہ کے پاک رنگ سے کامل رنگینی میسر ہے اور تدلّی انسان کی اُس حالت کا نام ہے۔ کہ جب وہ تخلق باخلاق اللہ کے بعد ربانی شفقتوں اور رحمتوں سے رنگین ہو کر خدا کے بندوں کی طرف اصلاح اور فائدہ رسانی کے لئے رجوع کرے۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ اسجگہ ایک ہی دل میں ایک ہی حالت اور نیت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا۔ ایک خدا تعالےٰ کی طرف جو وجود قدیم ہے۔ اور ایک اُسکے بندوں کی طرف جو وجود محدث ہے۔ اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے۔ جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دایرۂ کے محور میان میں انسان

کامل بوجہ دنو اور تدلّی کی دونوں طرف سے اتصال محکم کرکے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کرلیتا ہے۔ جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے۔ یعنی حق اور خلق میں واسطہ پڑجاتا ہے پہلے اسکو دنو اور قرب الہٰی کی خلعت خاص عطا کی جاتی ہے۔ اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے۔ اور پھر خلقت کی طرف اسکو لایا جاتا ہے۔ پس اُسکا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہوجاتا ہے۔ اور نفس جامع المتعلقین انسان کامل کا ان دونوں قوسوں میں قاب قوسین کی طرح ہوتا ہے۔ اور قاب عرب کے محاورہ میں کمان کے چلہ پر اطلاق پاتا ہے۔ پس آیت کے بلا تحت اللفظ یہ معنے ہوئے۔ کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے پھر اُترا یعنے خلقت پر پس اپنے اس صعود اور نزول کیوجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہوگیا۔ اور چونکہ اُسکا رو بخلق ہونا چشمۂ صافیہ تخلق باخلاق اللہ سے ہے۔ اسلئے اسکی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کے عین ہے۔ یا یوں سمجھو کہ چونکہ مالک حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کیوجہ سے اسقدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے۔ کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔ پس جب کہ سالک سیر الی اللہ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچگیا۔ تو جہاں خدا تھا۔ وہیں اسکو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اس وجہ سے کمال دنو یعنے قرب تام اُسکی تدلی یعنی ہبوط کا موجب ہوگیا۔

(۳۴) يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ۔ (زندہ کریگا دین کو اور قائم کریگا شریعت کو) (۳۵) يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ (اے آدم اے مریم اے احمدؐ تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنے نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہوجاؤ۔ مینے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونکدی ہے)

اس آیت میں بھی روحانی آدم کی وجہ تسمیہ بیان کیا گیا۔ یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسّط اسباب ہے۔ ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہریہ نفخ روح ہوتا ہے۔ اور یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے۔ اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔ اور ان کلمات میں بھی جس قدریہ پیشگوئیاں ہیں سو وہ ظاہر ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔

(۳۶) نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (تو مدد دیا گیا۔ اور انھوں نے

کہا۔ کہ اب کوئی گریز کی جگہ نہیں)

(۳۷) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَدَّ عَلَیْھِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ کے مزاحم ہوئے۔ انکا ایک مرد فارسی الاصل نے ردّ لکھا ہے۔ اسکی سعی کا خدا شاکر ہے)

(۳۸) کِتَابُ الْوَلِیِّ ذُوالْفِقَارِ عَلِیٍّ (ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے۔ اور جیسے علیؑ کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں نمایاں کار دکھلائے تھے۔ ایسا ہی یہ بھی دکھلائیگی۔ اور یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیمہ اور برکات عمیمہ پر دلالت کرتی ہے۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔

(۳۹) وَلَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ۔ (اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا۔ یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا۔ تب بھی شخص مقدم الذکر اسکو پالیتا)

(۴۰) یَکَادُ زَیْتُہٗ یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ (عنقریب ہے کہ اسکا تیل خود بخود روشن ہو جائے۔ اگرچہ آگ اسکو چھو بھی نہ جائے

(۴۱) اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَاتِہٖ یُعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ وَ اسْتَیْقَنَتْھَا اَنْفُسُھُمْ وَ قَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ عَلَیْھِمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ (کیا کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی اور پیٹھ پھیر لینگے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ اُن کے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں۔ اور دلوں میں انھوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے۔ کہ تو اُنپر نرم ہوا۔ اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے۔ اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے۔ جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے)

یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں۔ جنکا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں۔ جو اس قسم کی باتیں کریں۔ اور بدرجۂ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا۔

(۴۲) اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ (ہمنے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اُسکے رسول نے خبر دی تھی۔ کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ اور جو کچھ خدانے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا)

(۴۳) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائینگے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔ لیکن اس عاجز پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقعہ ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔ اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا۔ اور اسکی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے۔ کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔ اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمدؐ ہے۔ اور اگر وہ محمود ہیں۔ تو وہ محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلّم۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ اسلئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداسے اِس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے۔ اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُسکا محل اور مورد ہے یعنی روحانی[۵۱] طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ[۵۲] مقدر ہے گو اسکی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔ اور اگرچہ دین اسلام اپنے دلائل حقہ کے رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے۔ اور ابتدا سے اُسکے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا۔ کہ جو باعث کھلجانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہو۔ اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل

[۵۱] و [۵۲] مراد از قدرت ثانی دیکھو الوصیۃ (منظور)

کرتا ہو اور تمام اسباب اشاعت تعلیم اور تمام وسائل اشاعت دین کے بتمامتر سہولت اور آسانی
پیش کرتا ہو۔ اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیم حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزون ہو سو
اب وہی زمانہ ہے۔ کیونکہ بباعث کھلجانے راستوں اور مطلع ہونے ایک قوم کے دوسری قوم
سے اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے سامان تبلیغ کا بوجہ احسن میسر آگیا ہے اور بوجہ انتظام
ڈاک وریل وتار وجہاز ووسائل متفرقہ اخبار وغیرہ کے دینی تالیفات کی اشاعت کے لیئے بہت
سی آسانیاں ہوگئی ہیں۔ غرض بلاشبہ اب وہ وقت پہنچگیا ہے۔ کہ جس میں تمام دنیا ایک ہی ملک کا
حکم پیدا کرتی جاتی ہے۔ اور بباعث شایع اور رایج ہونے کئی زبانوں کے تفہیم تفہم کے بہت سے
ذریعے نکل آئے ہیں اور غیریت اور اجنبیت کی مشکلات سے بہت سی سُبکدوشی ہوگئی ہے۔ اور
بوجہ میل ملاپ دائمی اور اختلاط شبا روزی کی وحشت اور نفرت بھی کہ جو بالطبع ایک قوم کو دوسری
قوم سے تھی بہت سی گھٹ گئی ہے۔ چنانچہ اب ہندو بھی جن کی دنیا ہمیشہ ہمالیہ پہاڑ کے اندر ہی
اندر تھی۔ اور جن کو سمندر کا سفر کرنا مذہب سے خارج کر دیتا تھا۔ لنڈن اور امریکہ تک سیر کر آتے
ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ اس زمانہ میں ہر ایک ذریعہ اشاعت دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہنچگیا ہے
اور گو دنیا پر بہت سی ظلمت اور تاریکی چھا رہی ہے۔ مگر پھر بھی ضلالت کا دورہ اختتام پر پہنچا ہوا
معلوم ہوتا ہے اور گمراہی کا کمال روبزوال نظر آتا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے ہی طبایع سلیمہ صراط
مستقیم کی تلاش میں لگ گئی ہیں۔ اور نیک اور پاکیزہ فطرتیں طریقہ حقہ کے مناسب حال ہوتی
جاتی ہیں اور توحید کے قدرتی جوش نے مستعد دلوں کو وحدانیت کے چشمۂ صافی کی طرف مائل
کر دیا ہے اور مخلوق پرستی کی عمارت کا بودہ ہونا دانشمند لوگوں پر کھلتا جاتا ہے۔ اور مصنوعی خدا
پھر دوبارہ عقلمندوں کی نظر میں انسانیت کا جامہ پہنتے جاتے ہیں۔ اور باایں ہمہ آسمانی مدد دین حق کی
تائید کے لیئے ایسے جوش میں ہیں۔ کہ وہ نشان اور خوارق جن کی سماعت سے عاجز اور ناقص
بندے خدا بنائے گئے تھے۔ اب وہ حضرت سید الرسل کے ادنیٰ خادموں اور چاکروں سے مشہود
اور محسوس ہو رہے ہیں اور جو پہلے زمانہ کے بعض نبی صرف اپنے حواریوں کو چھپ چھپ کر کچھ
نشان دکھلاتے تھے۔ اب وہ نشان حضرت سید الرسل کے احقر توابع سے دشمنوں کے روبرو
ظاہر ہوتے ہیں۔ اور انہیں دشمنوں کی شہادتوں سے حقیقت اسلام کا آفتاب تمام عالم کے لئے
طلوع کرتا جاتا ہے۔ ماسوا اسکے یہ زمانہ اشاعت دین کے لیئے ایسا مددگار ہے۔ کہ جو امر پہلے زمانوں
میں سو سال تک دنیا میں شایع نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ صرف ایک سال میں تمام

ملکوں میں پھیل سکتا ہے اس لئے اسلامی ہدایت اور ربانی نشانوں کا نقارہ بجانے کے لئے اس قدر اس زمانہ میں طاقت و قوت پائی جاتی ہے جو کسی زمانہ میں اُس کی نظیر نہیں پائی جاتی صدہا وسائل جیسے ریل وتار و اخبار وغیرہ اسی خدمت کے لئے ہر وقت طیار ہیں کہ تا ایک ملک کے واقعات دوسرے ملک میں پہنچا دیں سو بلاشبہ معقولی اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا اور یہی باسامان زمانہ اس مہمان عزیز کی خدمت کرنے کے لئے من کل الوجوہ اسباب مہیا رکھتا ہے پس خداوند تعالٰے نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شایع اور رائج فرما دے اور اپنی حجت نیرہ ان پر پوری کرے اور اسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اس عاجز کو یہ توفیق دی کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپیہ کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشانی پیش کی گئی اور ان کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا۔ تا کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہ رہے اور ہریک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل اور کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں اور امم سابقہ میں سے آجتک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَآءُ سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے کہ جو اتمام خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے اسلئے اسنے اپنے تفضلات و عنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ کہ روز اول سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا اور نیز آیت وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا روحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدا تعالےٰ ان دلائل و براہین کو اور اُن سب باتوں کو کہ جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھے ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دیگا اور انکا عاجز اور لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دیگا فالحمد للہ علےٰ ذٰلک

پھر بعد اسکے جو الہام ہے وہ یہ ہے۔

(۲۳) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ اور درود بھیج محمد اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلے اللہ علیہ وسلم یہ اس

بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اُسی کی طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنیکا یہ صلہ ہے سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اسکا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اسکا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے ؎

ہیچ محبوبے نماند ہمچو دلبر دم ٭ مہر و ماہ نیست قدرے در دیار دلبرم الخ

(۴۵) ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ

"ملاء اعلیٰ کے لوگ خصوصیت میں ہیں یعنے ارادہ الٰہی واحیائے دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اسلئے وہ اختلاف میں ہے۔"

هٰذا رجل یحب رسول اللہ (یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے (کشف نمبر ۲۳)

(۴۶) اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ۔ (تو سیدھی راہ پر ہے پس جو حکم کیا جاتا ہے اسکو کھول کر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر)

(۴۷) وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ قَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ وَقَالُوْا اَنّٰی لَكَ هٰذَا۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ (اور کہینگے کہ کیوں نہیں یہ اترا کسی بڑے عالم فاضل پر اور شہروں میں سے اور کہینگے کہ یہ مرتبہ تجھکو کہاں سے ملا یہ تو ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں باہم مل کر بنا لیا ہے تیری طرف دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے یعنی تو انہیں نظر نہیں آتا)

(۴۸) تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطَانُ (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہمنے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیائے کامل بھیجے پر شیطان نے انکی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا یعنی طرح طرح کی بدعات مخلوط ہوگئیں اور سیدھا قرآنی راہ ان میں محفوظ نہ رہا)

(۴۹) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامٌ شَدِیْدٌ (کہو اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو سو میری پیروی کرو یعنے اتباع رسول مقبول کرو تا خدا بھی

تم سے محبت رکھے اور یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نئے سرے زمین کو زندہ کرتا ہے اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے خدا اُسکے لئے ہو جاتا ہے کہہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہے تو میرے پر جرم شدید ہے)

(۵۰) اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَاِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔ (آج تو میرے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے اور تو مدد دیا گیا ہے)

(۵۱) يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ (خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ اور تیری طرف چلا آتا ہے)

(۵۲) اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے)

(۵۳) سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت میں سیر کرایا یعنے ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے معرفت اور یقین تک لدنی طور پر پہنچایا)

(۵۴) خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ (پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اسکا)

(۵۵) جَرِيُّ اللّٰهِ فِيْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ (جری اللہ نبیوں کے حلوں میں)

اس فقرہ الہامی کے یہ معنے ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونیکا دراصل حلہ انبیاء ہے اور انکے غیر کو بطور استعارہ ملتا ہے اور یہ حلہ انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے اور اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام انکو سپرد کیا جاتا ہے ✤

(۵۶) وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا (اور تھے۔ تم ایک گڑھے کے کنارے پر سو اس سے تم کو خلاصی بخشی یعنے خلاصی کا سامان عطا فرمایا)

(۵۷) عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَرْحَمَ عَلَيْكُمْ وَاِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا (خدا تعالےٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کرینگے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قیدخانہ بنا رکھا ہے ✤

یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونیکا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کرینگے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بیّنہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہینگے تو وہ زمانہ بھی آنیوالا ہے کہ جب خدا تعالےٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُترینگے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہیگا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دیگا اور یہ زمانہ اُس زمانہ کے لئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنے اسوقت جلالی طور پر خدا تعالےٰ اتمام حجت کریگا اور اب بجائے اسکے جمالی طور پر یعنے رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے ؎

(۵۸) تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (توبہ کرو اور فسق و فجور اور کفر و معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسپر توکل کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکیوں سے بدیاں دور ہوتی ہیں)

(۵۹) بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدِيْ اَنْتَ مُرَادِيْ وَمَعِيْ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِيَدِيْ (خوشخبری ہو تجھے اے احمدؐ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے یعنے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے)

(۶۰) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ (مومنین کو کہدے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی سترگاہوں کو اور کانوں کو نالائق امور سے بچاویں یہی ان کی پاکیزگی کے لئے ضروری اور لازم ہے) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر یک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضا کو ناجائز افعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اس کی پاکیزگی کا مدار ہے۔

چشم و گوش و دیدہ بند اے حق گزین ؎ یاد کن فرمان قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
خاطرِ خود زین داں یک سر بر آر ؎ تا شود بر خاطرت حق آشکار
زیر پاکن دلبرانِ ایں جہاں ؎ تا نماند چہرہ آں محبوب جاں
کاملاں حی اندہم زیر زمین ؎ تو بجوئی با حیاتِ ایں چنیں

 مراد از قدرت ثانی دیکھو الوصیتہ (منظور)

سالہا باید کہ خونِ دل خوری ٭ تا بجوئے دلِ ستانی رہ بری
کے بآسانی رہے بکشایدت ٭ صد جنوں باید کہ تا ہوش آیدت

(۶۱) وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں اور مینے تجھے اسلئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں)

(۶۲) لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ وَكَانَ كَیْدُهُمْ عَظِیْمًا۔ (اور جو لوگ اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے کافر ہوگئے ہیں یعنی کفر پر سخت اصرار اختیار کرلیا ہے وہ اپنے کفر سے بجز اُسکے باز آنیوالے نہیں تھے کہ انکو کھلی نشانی دکھلائی جاتی اور انکا مکر ایک بھارا مکر تھا)

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالےٰ نے آیات سماوی اور دلائل عقلی سے اس عاجز کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے وہ اتمام حجت کے لئے نہایت ضروری تھا اور اس زمانہ کے سیاہ باطن جنکو جہل اور خبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھا لیا ہے ایسے نہیں تھے جو بجز آیات صریحہ وبراہین قطعیہ اپنے کفر سے باز آجاتے بلکہ وہ اس مکر میں لگے ہوئے تھے کہ تا کسی طرح باغ اسلام کو صفحۂ زمین سے نیست ونابود کردیں ٭

(۶۳) اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑجاتا

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ان آیات بیّنات کی نہایت ضرورت تھی۔ اور دنیا کے لوگ جو اپنے کفر اور خبث کی بیماری سے مجذوم کی طرح گداز ہوگئے ہیں وہ بجز اس آسمانی دوا کے جو حقیقت میں حق کے طالبوں کے لئے آب حیات تھی تندرستی حاصل نہیں کرسکتے تھے

(۶۴) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (اور جب اُن کو کہا جاوے کہ تم زمین میں فساد مت کرو اور کفر اور شرک اور بدعقیدگی کو مت پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ہی راستہ ٹھیک ہے اور ہم مفسد نہیں ہیں بلکہ مصلح اور ریفارمر ہیں خبردار رہو یہی لوگ مفسد ہیں جو زمین پر فساد کر رہے ہیں کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور

اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں یعنے یہ زمانہ اپنے فساد عظیم کی رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے)

(۶۵) اِنِّیْ نَاصِرُکَ۔ اِنِّیْ حَافِظُکَ۔ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا۔ قُلْ ھُوَاللّٰہُ عَجِیْبٌ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ۔ (میں تیری مدد کرونگا میں تیری حفاظت کرونگا میں تجھے لوگوں کے لئے پیشرو بناؤنگا۔ کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ خدا ذو العجائب ہے ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا ہے جس کو خدا چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا؟ اور لوگ پوچھے جاتے ہیں اور ہم یہ دن لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں یعنے کبھی کسی کی نوبت آتی ہے اور کبھی کسی کی اور عنایات الٰہیہ نوبت بنوبت امت محمدیہ کے مختلف افراد پر وارد ہوتے رہتے ہیں)

(۶۶) وَقَالُوْا اَنّٰی لَکَ ھٰذَا۔ وَقَالُوْا اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِذَا نَصَرَاللّٰہُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَہٗ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ فَالنَّارُ مَوْعِدُھُمْ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔

(اور کہینگے کہ یہ تجھکو کہاں سے اور یہ تو ایک بناوٹ ہے خدا تعالےٰ جب مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اُسکے کئی حاسد بنا دیتا ہے سو جو لوگ حسد پر اصرار کریں اور باز نہ آویں۔ تو جہنم انکا وعدہ گاہ ہے کہہ یہ سب کاروبار خدا کی طرف سے ہیں پھر انکو چھوڑ دے تا اپنے بے جا خوض میں کھیلتے رہیں)۔

(۶۷) تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ اَنْتَ فِیْھِمْ بِمَنْزِلَۃِ مُوْسٰی وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ (لوگوں کے ساتھ رفق اور نرمی سے پیش آ۔ اور اُنپر رحم کر تو انہیں بمنزلہ موسٰیؑ کے ہے اور اُن کی باتوں پر صبر کر)

حضرت موسٰیؑ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے
اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرت موسٰی کے مرتبہ عالیہ تک پہنچ سکے توریت سے ثابت ہے۔ جو حضرت موسٰی رفق اور حلم اور اخلاق فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر ہے جیسا

کر گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰ سارے لوگوں سے جو روئے زمین پر تھے زیادہ بردبار تھا سو خدا نے توریت میں موسیٰ کی بردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھکر ہے کیونکہ اللہ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اُس چیز کی انتہائی کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہانتک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اِس درخت میں حاصل ہے ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہانتک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھکر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا اور چونکہ امت محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں اسلئے الہام متذکرہ بالا میں اس عاجز کی تشبیہ حضرت موسیٰ سے دیگئی اور یہ تمام برکات حضرت سید الرسل کے ہیں جو خداوند کریم اُس کی عاجز امت کو اپنے کمال لطف اور احسان سے ایسے ایسے مخاطبات شریفہ سے یاد فرماتا ہے۔ اللّٰھم صل علےٰ محمد و آل محمد پھر بعد اسکے یہ الہامی عبارت ہے

(۶۸) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَيُحِبُّوْنَ اَنْ تُدْهِنُوْنَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ قِيْلَ ارْجِعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ فَلَا تَرْجِعُوْنَ ۔ وَقِيْلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ اَمْ تَسْئَلُهُمْ مِّنْ خَرْجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ

بَلْ اٰتَیْنٰاھُمْ بِالْحَقِّ فَھُمْ لِلْحَقِّ کَارِھُوْنَ۔ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ۔
اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔
یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا۔ وَلَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ خَافِیَۃٌ
وَلَا یُصْلِحُ شَیْءٌ قَبْلَ اِصْلَاحِہٖ وَمَنْ رُدَّ مِنْ مَطْبَعِہٖ فَلَا مَرَدَّ لَہٗ
اور جب انکو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ہی ایمان
لاویں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں خبردار ہو وہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تم ان
سے مداہنہ کرو کہہ اے کافرو میں اس چیز کی پرستش نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو تم کو کہا گیا کہ خدا کی
طرف رجوع کرو سو تم رجوع نہیں کرتے اور تم کو کہا گیا کہ تم اپنے نفسوں پر غالب آجاؤ سو تم
غالب نہیں آتے کیا تو ان لوگوں سے کچھ مزدوری مانگتا ہے بس وہ اس تاوان کی وجہ سے
حق کو قبول کرنا ایک پہاڑ سمجھتے ہیں بلکہ انکو مفت حق دیا جاتا ہے۔ اور وہ حق سے کراہت کر رہے ہیں
خداتعالےٰ ان عیبوں سے پاک و برتر ہے جو وہ لوگ اس کی ذات پر لگاتے ہیں کیا یہ لوگ یہ
سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے دعوے سے چھوٹ جائینگے چاہتے ہیں۔ جو
ایسے کاموں سے تعریف کئے جائیں جن کو انہوں نے کیا نہیں اور خداتعالےٰ سے کوئی چیز چھپی
ہوئی نہیں اور جب تک وہ کسی شے کی اصلاح نہ کرے اصلاح نہیں ہو سکتی اور جو شخص اسکے
مطبع سے ردّ کیا جائے اسکو کوئی واپس نہیں لاسکتا۔

(۶۹) لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ
لَکَ بِہٖ عِلْمٌ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ یَا
اِبْرَاھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اِنَّہٗ عَبْدٌ غَیْرُ صَالِحٍ۔ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ
وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِمُسَیْطِرٍ۔ (کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دیگا کہ یہ لوگ
کیوں ایمان نہیں لاتے جس چیز کا تجھے علم نہیں اسکے پیچھے مت پڑ اور ان لوگوں کے بارے
میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر وہ غرق کئے جائینگے اے ابراہیم تو اس سے کنارہ
کر یہ صالح آدمی نہیں تو صرف نصیحت دہندہ ہے ان پر داروغہ نہیں) یہ چند آیات جو بطور
الہام القا ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں

(۷۰) وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی۔ (اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد چاہو اور ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ

پکڑو)

اسجگہ مقام ابراہیم سے اطلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے یعنے محبت اللہ اور تفویض اور رضا اور وفا ہی حقیقی مقام ابراہیم کا ہے جو امت محمدیہ کو بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے اور جو شخص قلب ابراہیم پر مخلوق ہے اسکی اتباع بھی اسی میں ہے۔

(۱۷) یَظِلُّ رَبُّكَ عَلَيْكَ وَيُغِيثُكَ وَيَرْحَمُكَ وَإِن لَّمْ يَعْصِمْكَ النَّاسُ فَيَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ يعصمك اللّٰه من عنده وان لم يعصمك النّاس

(خدا تعالےٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کریگا اور نیز تیرا فریاد رس ہوگا اور تجھ پر رحم کریگا اور اگر تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچا ئیگا اگرچہ تمام لوگ دریغ کریں یعنے خدا تجھے آپ مدد دیگا اور تیری سعی کے ضائع ہونے سے تجھے محفوظ رکھیگا اور اسکی تائیدیں تیرے شامل حال ہونگی

(۲) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْ كَفَرَ اَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ لَعَلِّيْ اَطَّلِعُ اِلٰى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔

(یاد کر جب منکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا پر یعنے اس شخص کے خدا پر مطلع ہوجاؤں کہ کیونکر وہ اسکی مدد کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے یہ کسی واقعہ آیندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔

(۳) تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔

(ابولہب کے دونو ہاتھ کٹ گئے اور وہ بھی ہلاک ہوا اُسکو لائق نہ تھا کہ اس کام میں بجز خائف اور ترساں ہونے کے یونہی دلیری سے داخل ہوجاتا اور جو تجھ کو پہنچے وہ تو خدا کی طرف سے ہے) یہ کسی شخص کے شر کی طرف اشارہ ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی اور فعل کے اس سے ظہور میں آوے واللہ اعلم بالصواب

(۴) اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ

(اسجگہ فتنہ ہے پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا ہے خبردار ہو کہ یہ فتنہ خدا کیطرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے اس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت

بزرگ ہے وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں)

(۷۵) شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا) یعنی ہر ایک کے لئے قضا و قدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں کوئی چار روز پہلے اس دنیا کو چھوڑ گیا اور کوئی پیچھے اسے جاملا ہے

ہمیں مرگ است کز یاران بپوشند روی یاران را ؛ بیکدم میکند وقت خزان فصل بہاران را

(۷۶) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ - اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا (اور سست مت ہو اور غم مت کر کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا اُن لوگوں پر تجھ کو گواہ لائیگا)

(۷۷) اَوْفَى اللّٰهُ اَجْرَكَ وَيَرْضٰى عَنْكَ رَبُّكَ وَيُتِمُّ اِسْمَكَ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - (خدا تیرا بدلہ پورا دیگا اور تجھ سے راضی ہوگا - اور تیرے اسم کو پورا کریگا اور ممکن ہے تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بری ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدا تعالٰے عواقب امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے)

(۷۸) كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَاِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ - لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ)

میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں آسمان اور زمین دونوں بند تھے۔ سو ہم نے ان دونوں کو کھولدیا اور تیرے ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئینگے اور ٹھٹھا مار کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا یعنے جنکا مادہ ہی خبث ہے۔ ان سے صلاحیت کی امید مت رکھ اور پھر فرمایا کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالٰے کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک

کرنا نہیں چاہیئے اور تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اسکے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی اور قرآنی حقایق صرف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے اور میں ایک عمر تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں کیا تم کو عقل نہیں) نظم

ہست فرقاں مبارک از خدا طیب شجر۔۔ الخ

(۷۹) قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی۔ وَ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ اِیْلِیْ اَوْس۔

(کہہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے اور میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دیگا اے میرے خدا آسمان سے رحم اور مغفرت کر میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنے ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے ہیں واللہ اعلم بالصواب) نظم

اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا۔۔ الخ

(۸۰) یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّیْ مَعَکَ اَسْمَعُ وَ اَرٰی غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَ قُدْرَتِیْ وَ نَجَّیْنَاکَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنَّاکَ فُتُوْنًا لَیَاْتِیَنَّکُمْ مِنِّیْ ھُدًی اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(اے عبد القادر میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھکو خالص کیا اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی خبر دار ہو لشکر خدا ہی کا غالب ہوتا ہے اور خدا ایسا نہیں جو انکو عذاب پہنچاوے جبتک تو اُنکے درمیان ہے یا جب وہ استغفار کریں)

(۸۱) اَنَا بُدُّکَ اللَّازِمُ اَنَا مُحْیِیْکَ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ۔

(میں تیرا چارہ لازمی ہوں میں تیرا زندہ کرنیوالا ہوں میں نے تجھ میں سچائی کی روح پھونکی ہے۔

اور اپنی طرف سے تجھ میں محبت ڈالدی ہے تاکہ میرے رُوبرو تجھ سے نیکی کی جائے سو تو اس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا پھر موٹا ہوتا گیا یہانتک کہ اپنے ساقوں پر قائم ہوگیا)

ان آیات میں خدا تعالےٰ کی ان تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور نیز اس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دیگئی ہے کہ جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچیگی)

(۸۲) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

(ہمنے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے یعنی عطا فرمائینگے اور درمیان میں جو بعض مکروہات و شدائد ہیں وہ اسلئے ہیں تا خدا تعالےٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرمائے) یعنی اگر خدا تعالےٰ چاہتا تو قادر تھا کہ جو کام مدنظر ہے وہ بغیر پیش آنے کسی نوع کی تکلیف کے اپنے انجام کو پہنچ جاتا اور بآسانی فتح عظیم حاصل ہوجاتی لیکن تکالیف اس جہت سے ہیں کہ تا وہ تکالیف موجب ترقی مراتب و مغفرت خطا ہوں

(۸۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا۔ وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ۔ بَعْدَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَلِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ ۔ (کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں پس خدا نے اسکو ان الزامات سے بری کیا جو اُس پر لگائے گئے تھے اور خدا کے نزدیک وہ وجیہ ہے کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں پس جب کہ خدا نے پہاڑ پر تجلی کی تو اُس کو پاش پاش کر دیا یعنے مشکلات کے پہاڑ آسان ہوے اور خدا تعالےٰ کافروں کے مکر کو سُست کر دیگا اور انکو مغلوب اور ذلیل کرکے دکھلائیگا تنگی کے بعد فراخی ہے۔ اور پہلے بھی خدا کا حکم ہے اور پیچھے بھی خدا ہی کا حکم ہے کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں اور ہم اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائینگے اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا یہ وہ سچی بات ہے جس میں تم شک کرتے ہو)

(۸۴) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مَتَّعَ

اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَرَکَاتِہِمْ فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَ اَنْبِئُوْنِیْ مِنْ مِثْلِ ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا لَّنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے اور جو لوگ اسکے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں یعنے کفار اُن کے سامنے لاجواب اور عاجز ہیں اور انکی حقانیت کی ہیبت کافروں کے دلوں پر مستولی ہے اور وہ لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں وہ ایسے مرد ہیں کہ اُن کو یاد الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنے محبت الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں انکے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں خدا تعالےٰ ان کے برکات سے مسلمانوں کو متمتع کریگا سو ان کا ظہور رحمت الٰہیہ کے آثار ہیں سو اُن آثار کو دیکھو اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اسی طرح تائیدات الٰہیہ سے موید ہوں سو تم اگر سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو اور جو شخص بجز دین اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں اور جویاں ہوگا وہ دین ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ زیان کاروں میں ہوگا)

(۸۵) یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اَنْتَ مَعِیَ وَ اَنَا مَعَکَ سِرُّکَ سِرِّیْ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

(اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوتی ہے ہمنے تجھکو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اسکے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے اور میری یاد کے لیئے نماز کو قائم کر تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اُتار دیا ہے۔ اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے تو سیدھی راہ پر ہے دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہے۔

(۸۶) حَمَاکَ اللّٰہُ نَصَرَکَ اللّٰہُ۔ رَفَعَ اللّٰہُ حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ جَمَالٌ ھُوَ الَّذِیْ اَمْشَاکُمْ فِیْ کُلِّ حَالٍ لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَآءِ۔

(خدا تیری حمایت کریگا خدا تجھکو مدد دیگا خدا حجت اسلام کو بلند کریگا جمال الہی ہے جس نے ہر حال میں تمہارا تنقیہ کیا ہے خدا تعالے لئے کو جو اپنے دلیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں) کوئی کسی راہ سے اُسکی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے یعقوب نے وہ مرتبہ گرفتاری سے پایا جو دوسرے ترک ماسوا سے پاتے ہیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالے میں دو صفتیں ہیں۔ جو تربیت عباد میں مصروف ہیں ایک صفت رفق اور لطف اور احسان ہے اسکا نام جمال ہے۔ اور دوسری صفت قہر اور سختی ہے اسکا نام جلال ہے سو عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُس کی درگاہ عالی میں بلائے جاتے ہیں ان کی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے اور جہاں حضرت احدیت کے تلطفات عظیمہ مبذول ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ صفت جمالی کے تجلیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی بندگان خاص کی صفات جلالیہ سے بھی تادیب اور تربیت منظور ہوتی ہے جیسے انبیاء کرام کے ساتھ بھی خدا تعالے کا یہی معاملہ رہا ہے کہ ہمیشہ صفات جمالیہ حضرت احدیت کے انکی تربیت میں مصروف رہے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی استقامت اور اخلاق فاضلہ کے ظاہر کرنیکے لئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور انکو شریر لوگوں کے ہاتھ سے انواع اقسام کے دُکھ ملتے رہے ہیں تا انکے وہ اخلاق فاضلہ جو بغیر تکالیف شاقہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہو سکتے وہ سب ظاہر ہو جائیں اور دنیا کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کچے نہیں ہیں بلکہ سچے وفادار ہیں +

(۸۷) وَقَالُوْٓا اَنّٰى لَكَ هٰذَا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً لَا يُصَدِّقُ السَّفِيْهُ اِلَّا سَيْفَ الْهَلَاكِ۔ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّكَ قُلْ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى۔

(اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم ہرگز نہیں مانینگے جب تک خدا کو بچشم خود دیکھ نہ لیں سفیہ بجز ضربہ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا میرا اور تیرا دشمن ہے کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائیگا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں کہینگے کہ کیوں نہیں)

(۸۸) اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُمْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِنْكَ فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلْتَ مُبَارَكًا سَمِعَ اللّٰهُ اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ اَنْتَ مُبَارَكٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ اُذْكُرْ نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكَ وَاِنِّيْ فَضَّلْتُكَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ۔ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ مَنَّ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ وَاَحْسَنَ اِلٰٓى اَحْبَابِكُمْ وَعَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

(میں تجھکو وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں انکو اُن کے مخالفین پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رُو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہینگے اور صدق اور راستی کے انوار ساطعہ انہیں کے شامل حال رہینگے اور سست مت ہو اور غم مت کر خدا تم پر بہت ہی مہربان ہے خبردار ہو تحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں انپر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں تو اس حالت میں مریگا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا پس بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ تم پر سلام تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو تجھ پر سلام تو مبارک کیا گیا خدا نے دعا سُن لی وہ دعاؤں کو سنتا ہے تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے)

یہ اس طرف اشارہ فرمایا کہ پہلے اس سے چند مرتبہ الہامی طور پر خداتعالےٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُبَارَكًا حَيْثُ مَا كُنْتُ

یعنے اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے۔ کہ اول آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے اور اس برکت کے بارہ میں کشف نمبر ۲۰ دیکھو۔

پھر بعد اسکے فرمایا کہ لوگوں کی بیماریاں اور خدائی برکتیں یعنے مبارک کرنیکا یہ فائدہ ہے کہ اس سے لوگوں کی روحانی بیماریاں دور ہونگی اور جن کے نفس سعید ہیں وہ تیری باتوں کے ذریعہ سے ارشد اور ہدایت پاجائینگے اور ایسا ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں اور پھر فرمایا کہ تیرا رب بڑا ہی قادر ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا کی نعمت کو یاد رکھ اور میں نے تجھ کو تیرے وقت کے تمام عالموں پر فضیلت دی اسجگہ جاننا چاہیئے کہ یہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے یعنے جو شخص حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلّم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اُسکا مرتبہ خدا کے نزدیک اُس کے تمام ہمعصروں سے برتر و اعلےٰ ہے پس حقیقی اور کلی طور پر تمام فضیلتیں حضرت خاتم الانبیاء کو جناب احدیت کی طرف سے ثابت ہیں اور دوسرے تمام لوگ اسکی متابعت اور اُس کی محبت کی طفیل سے متابعت و محبت علی قدر مراتب پاتے ہیں فَمَا اَعْظَمُ شَانُہٗ مَا اَلٰہُ اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ محمد و اٰلہ اب بعد اسکے بقیہ ترجمہ الہام یہ ہے۔ اے نفس بحق آرام یافتہ اپنے رب کی طرف . . . . . پھر راضی اور تو اس سے راضی پھر میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت میں اندر آجا خدا نے تجھ پر احسان کیا اور تیرے دوستوں سے نیکی کی اور تجھ کو وہ علم بخشا جسکو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا۔ اور اگر تو خدا کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ تیرے لئے غیر ممکن ہے پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا وہ بھی بغرض افادۂ طالبین لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۸۹) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ (اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بودو باش کروں برکت میرے ساتھ رہے)

(۹۰) تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (دیکھو کشف نمبر ۲۶)

(۹۱) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا ربّ الافواج اِس طرف توجہ کریگا اِس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اُس کی پاک رحمتیں اِس طرف متوجہ ہیں۔ دی ڈیز شل کم وھن گاڈ شل ہیلپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ گوڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہیون
The days shall come when God shall

help you, Glory be to This Lord God maker of earth and heaven.

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کریگا
خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین و آسمان

(۹۲) ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنجشنبہ (الہام) "بست و یک روپیہ آنے والے ہیں"

(۹۳) ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء (الہام) "بست و یک روپیہ آئے ہیں"

(۹۴) ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء (الہام) بست و یک آئے ہیں" (کشف نمبر ۲۷ برائے ۹۲-۹۳-۹۴)

(۸۲ تا ۹۴ الہامات براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۵۴۰ تا ۵۴۴ میں درج ہیں)

(۹۵) لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۱ حاشیہ در حاشیہ ۴ (کشف نمبر ۷ ب)

(۹۶) ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے
(یعنی کیا تو باور نہیں کرتا اور باوجود مسلمان ہونیکے شک کو دخل دیتا ہے فی الحقیقت ڈگری ہوگئی ہے)
(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ کشف نمبر ۲۸)

(۹۷) نُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ (ہم تجھے غم سے نجات دینگے)

(۹۸) نُنَجِّیْکَ مِنَ الْغَمِّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
(ہم تجھے اس غم سے نجات دینگے ضرور نجات دینگے کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے)
براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ (کشف نمبر ۲۹)

(۹۹) دو آل مین شُڈ بی اینگری بٹ گاڈ از وِد یو۔ ہی شل ہیلپ یو۔ ورڈس اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج (Though all men should be angry, but God is with you, He shall help you, Wards of God cannot exchange.

اگر تمام آدمی ناراض ہونگے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری مدد کریگا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں)

(۱۰۰) مِنَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ كِتٰبُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ (تمام بھلائی قرآن میں ہے جو اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے جو رحمان ہے اُسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں)

(۱۰۱) هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ - (اللہ وہ ذات کریم ہے کہ جو ناامیدی کے پیچھے مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو دنیا میں پھیلاتا ہے یعنی عین ضرورت کے وقت تجدید دین کی طرف متوجہ ہوتا ہے)

(۱۰۲) يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے چن لیتا ہے)

(۱۰۳) وَكَذٰلِكَ مَنَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ وَلِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ (اور اسی طرح ہمنے یوسفؑ پر احسان کیا تاہم اس سے بدی اور فحش کو روکدیں اور تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جس کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اسجگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے کہ جو باعتبار کسی روحانی مناسبت کے اطلاق پایا)

(۱۰۴) قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ رَبُّنَا عَاجٍ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ۔ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنْ غَمِّيْ اِيْلِيْ اِيْلِيْ لِمَا سَبَقْتَنِيْ کرمہائے تو مارا کرد گستاخ (کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہیں لاتے تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائیگا اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر ہمارا رب عاجی ہے (عاجی کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بلاتے ہیں ان سے اے میرے ربّ مجھے زندان بہتر ہے اے میرے خدا مجھکو میرے غم سے نجات بخش اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہمکو گستاخ کر دیا) یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جنکا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔

(۱۰۵) ھو شعنا لغسا (یہ الہام شاید عبرانی ہے جس کے معنے نہیں کھلے) اسکے معنے ہیں "نجات دے" (البدر جلد دوم نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ ۸ رمئی ۱۹۰۳ء از حضرت مسیح موعودؑ)

(۱۰۶) آئی لو یو۔ آئی شل گِو یو ءِ لارج پارٹی اوف اسلام
I love you. I shall give you a large party of Islam.
(میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تم کو ایک بڑی جماعت اسلام کی دونگا)

(۱۰۷) یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ (اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور تیرے تابعین کو منکروں پر قیامت تک غلبہ بخشونگا پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے) اسجگہ عیسے کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے

(۱۰۸) میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ (اسجگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر)

(۱۰۹) فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا (جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کریگا تو انہیں پاش پاش کر دیگا)

(۱۱۰) قُوَّتُ الرَّحْمَانِ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الصَّمَدِ (یہ خدا کی قوت ہے جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کر دیگا)

(۱۱۱) مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّی الْعَبْدُ فِیْہِ بِسَعْیِ الْاَعْمَالِ (عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا)

(۱۱۲) یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو You must do what I told you. تم کو وہ کرنا چاہیئے جو میں نے فرمایا ہے
اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰہِ فِیْکَ مَادَّۃٌ فَارُوْقِیَّۃٌ

(اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر اور سلام کا جواب احسن

طور پر دے اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر میری نعمت کا شکر کر تو نے اسکو قبل ازوقت پایا آج تجھے حظِّ عظیم ہے **تو محدث اللہ ہے تجھ میں مادۂ فاروقی ہے)**

(۱۳) سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ذُوْعَقْلٍ مَّتِیْنٍ حِبُّ اللّٰهِ خَلِیْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ كُلِّ اَمْرٍ بَیْتُ الْفِكْرِ وَبَیْتُ الذِّكْرِ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے خلیل اللہ ہے اسد اللہ ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہمنے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص وقصد تعبد وصحت نیت وحسن ایمان داخل ہوگا وہ سوئے خاتمہ سے امن میں آجائیگا)

(نوٹ) بیت الفکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چوبارہ ہے جس میں آپ براہین احمدیہ وتصانیف کثیرہ کی تالیف میں مشغول رہے ہیں اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو بیت الفکر کے پہلو میں بنائی گئی ہے

(۱۴) مُبَارَكٌ وَّمُبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ یُّجْعَلُ فِیْهِ (یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائیگا)

(۱۵) رُفِعَتْ وَجُعِلَتْ مُبَارَكًا (تو اونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا)

نوٹ یہ الہام بیت الذکر کی صفت میں ہے جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے

(۱۶) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (جو لوگ ان برکات و انوار پر ایمان لائینگے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان انکا خالص اور وفاداری سے ہوگا۔ تو وہ امن میں آجائینگے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں)

(۱۷) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ قُلِ اللّٰهُ حَافِظُهٗ عِنَایَتُ اللّٰهِ حَافِظُكَ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَیُخَوِّفُوْنَكَ مِنْ دُوْنِهٖ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ

لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ إِنَّ يَوْمِيْ لَفَصْلٌ عَظِيْمٌ۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔ بَصَائِرُ لِلنَّاسِ۔ نَصَرْتُكَ مِنْ لَّدُنِّيْ إِنِّيْ مُنَجِّيْكَ مِنَ الْغَمِّ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا أَنْتَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ خَلَقْتُ لَكَ لَيْلًا وَّنَهَارًا۔ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنِّيْ غَفَرْتُ لَكَ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ (مخالف لوگ ارادہ کرینگے کہ تا خدا کے نور کو بجھادیں کہہ خدا اس نور کا آپ محافظ ہے عنایت اللہ تیری نگہبان ہے ہم نے اُتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے اور تجھ کو اَور چیزوں سے ڈرائینگے یہی پیشوایان کفر ہیں مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کریگا میرا دن حق اور باطل میں فرق بیّن کریگا خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولونکو ہے کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹالدے یہ خدا کے کام دین کی سچائی کے لیئے حجت ہیں میں اپنی طرف سے تجھے مدد دونگا میں خود تیرا غم دور کر دونگا اور تیرا خدا قادر ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں تیرے لئے مینے رات اور دن پیدا کیا جو کچھ تو چاہے کر مینے تجھے بخشا تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگونکو خبر نہیں اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے گویا جو خدا کی مرضی ہے وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی اور سب ایمانیات اسکی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئیں ٭

(۱۱۸) . . . . وَقَالُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰى وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْ اٰبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِجْتَبَيْنَاهُمْ وَاصْطَفَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔ قُلْ جَاءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فَلَا تَكْفُرُوْا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ تَفَرَّدْنَا

بِذَالِکَ۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی۔

. . . . اور کہینگے کہ یہ جھوٹ بنا لیا ہے ہمنے اپنے بزرگوں میں یعنی اولیائے سلف میں یہ نہیں سنا حالانکہ بنی آدم یکساں پیدا نہیں کئے گئے بعض کو بعض پر خدا نے بزرگی دی ہے اور اُنکو دوسروں میں سے چُن لیا ہے یہی سچ ہے تا مومنوں کے لیئے نشان ہو کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحاب کہف تک ہی ختم ہیں نہیں بلکہ وہ خدا تو ہمیشہ صاحب عجائب ہے۔ اور اسکے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے ہر ایک دن میں وہ ایک شان میں ہے پس ہمنے وہ نشان سلیمان کو سمجھایا ہے یعنے اس عاجز کو اور لوگوں نے محض ظلم کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُنکے دل یقین کرگئے سو عنقریب ہم انکے دلوں میں رعب ڈالدینگے کہ یہ خدا کی طرف سے نور اترا ہے سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو ابراہیم پر سلام ہم نے اُسکو خالص کیا اور غم سے نجات دی ہمنے ہی یہ کام کیا سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو یعنی رسول کریم کا طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہوگیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندے سے دریافت کریں اور اسپر چلیں الہامات نمبر ۹۹ تا ۱۱۸ . . . . براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۴ تا صفحہ ۵۶۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴

(۱۱۹) وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ

(نوٹ) یہ الہام حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے والد بزرگوار کی وفات سے پہلے ہوا

(تاریخ نزول الہام جون ۱۸۷۴ء نزول المسیح صفحہ ۱۱۶)

(۱۲۰) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں)

تشریح ہردو الہامات بالفاظ مسیح موعودؑ } میرے (یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے) والد صاحب مرزا غلام مرتضٰی مرحوم اس نواح میں ایک مشہور رئیس تھے گورنمنٹ انگریزی میں وہ پنشن پاتے تھے اور اسکے علاوہ چار سو روپیہ انعام ملتا تھا اور چار گاؤں زمینداری کے تھے پنشن اور انعام ان کی ذات تک وابستہ تھے اور زمینداری کے دیہات کے متعلق شرکا کے مقدمات شروع ہونے کو تھے۔ اتنے میں وہ قریباً ۸۵ برس کی عمر میں بیمار ہوگئے اور پھر بیماری سے شفا بھی ہوگئی کچھ خفیف سی زحیر باقی تھی ہفتہ کا روز تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ مجھے کچھ غنودگی سی ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ

جسکے معنے مجھے یہ سمجھائے گئے کہ قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اُس حادثہ کی کہ غروب آفتاب کے بعد

پڑیگا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ پیشگوئی میرے والد کے متعلق ہے اور وہ آج ہی غروب آفتاب کے بعد وفات پائینگے اور یہ قول خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور ماتم پرسی کے ہے اس وحی الٰہی کے ساتھ ہی میرے دل میں بمقتضائے بشریت یہ گزرا کہ انکی وفات سے مجھے بڑا ابتلا پیش آئیگا کیونکہ جو وجوہ آمدنی انکی ذات سے وابستہ ہیں وہ سب ضبط ہو جائینگی اور زمینداری کا حصہ کثیرہ شرکا لیجائینگے اور پھر نہ معلوم ہمارے لئے کیا کیا مقدر ہے میں اسی خیال میں ہی تھا کہ پھر یکدفعہ غنودگی آئی اور یہ الہام ہوا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں پھر اسکے بعد میرے دل میں سکینت نازل کی گئی اور نماز ظہر کے بعد میں نیچے اُترا۔ اور جون کا مہینہ اور سخت گرمی کے دن تھے اور مینے جاکر دیکھا کہ میرے والد صاحب تندرست کی طرح بیٹھے تھے اور نشست و برخاست اور حرکت میں کسی سہارے کے محتاج نہ تھے اور حیرت تھی کہ آج واقعہ وفات کیونکر پیش آئیگا لیکن جب غروب آفتاب کے قریب وہ پاخانہ میں جاکر واپس آئے تو آفتاب غروب ہو چکا تھا اور پلنگ پر بیٹھنے کے ساتھ ہی غرغرہ نزع شروع ہو گیا۔ شروع غرغرہ میں مجھے انہوں نے کہا دیکھا یہ کیا حالت ہے اور پھر آپ ہی لیٹ گئے اور بعد اسکے کوئی کلام نہ کی اور چند منٹ میں ہی اس ناپائدار دنیا سے گذر گئے آجتک جو دس اگست ۱۹۰۲ء (وقت تصنیف کتاب نزول المسیح) ہے مرزا صاحب مرحوم کے انتقال کو اٹھائیس برس ہو چکے ہیں بعد اسکے مینے مرزا صاحب کی تجہیز و تکفین سے فراغت کرکے وہ وحی الٰہی جو تکفل الٰہی کے بارہ میں ہوئی تھی یعنے الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ اسکو ایک نگینہ پر کھدوا کر وہ مُہر اپنے پاس رکھی اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ خارق عادت طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی

(۱۲۱) وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (از الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صا کالم ۲ مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء یہ تیس برس کا پرانا الہام ہے)

(ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کے لئے زیادہ نافع ہوتی ہے وہ زمین میں زیادہ دیر تک ٹھرائی جاتی ہے۔

(۱۲۲) اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِکَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِکَ۔

(ترجمہ) مینے تیری سب دعائیں قبول کیں مگر شرکاء کے بارے میں نہیں (قبول کی)

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲ تاریخ نزول الہام ۱۸۷۷ء)

(۱۲۳) شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم (از الحکم جلد ۱ نمبر ۳ صا کالم [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۹۰۲ء [illegible] کا الہام)

(۱۲۴) جنازہ

(تشریح) حضرت مسیح موعودؑ پر اپنے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات سے ایک یوم پہلے یہ الہام ہوا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵ تاریخ نزول الہام قریباً ۱۸۸۱ء)

(۱۲۵) بحسن قبولی دعا بنگر کہ چہ زود دعا قبول میکنم (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۲ تاریخ نزول الہام ۳ جنوری ۱۸۸۳ء ۳۔ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ)

(۱۲۶) لا تقف ما لیس لک بہ علم ولا تقل لشیئ انی فاعل ذلک غداً (ترجمہ) جس چیز کا تجھ کو علم نہیں اسکے پیچھے مت پڑ۔ اور کسی شئے کی نسبت یہ نہ کہہ میں اسکو کل

(از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۰ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۳ء)

(۱۲۷) كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْخَبِيْثُ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْخِنْزِيْرُ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ إِنِّيْ مَعَكَ اِسْمَعْ وَلَدِيْ۔ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

(ترجمہ) تم پر خبیث نے جھوٹ باندھا تم پر خنزیر نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری حافظ ہے میں تیرے ساتھ ہوں اے میرے بیٹے سُن کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں پس اللہ تعالےٰ نے اس کو بری ثابت کیا اس بات سے جو انھوں نے اسکی نسبت کہی تھی وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وجیہ تھا۔

(از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۳ تاریخ نزول الہام ۱۲۔ جون ۱۸۸۳ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۰۰ھ)

(۱۲۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ يَجْتَبِيْ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

(ترجمہ) انہیں کہدے کہ اگر تم اللہ کے محب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا میں تجھے طبعی طور پر وفات دونگا اور اپنی طرف تیرا رفع کرونگا اور تیرے تابعداروں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دونگا اور انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہدے اللہ تعالےٰ عجیب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے اور ان ایام کو ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۲ تاریخ نزول الہام ۱۲۔ جون ۱۸۸۳ء سے چند یوم قبل)

(۱۲۹) وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(ترجمہ) اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دونگا

(تشریح) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آیت وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ بار بار الہام ہوئی اور اسقدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہے اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دیگا اور انکو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشیگا اور یہ غلبہ قیامت تک رہیگا اور اس عاجز کے بعد کوئی ایسا مقبول آنیوالا نہیں جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم ماریگا اسکو خدا تباہ کر دیگا اور اسکے سلسلہ کو پائداری نہیں ہوگی یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کریگا اور کفر کے لفظ سے اسجگہ شرعی کفر مراد نہیں بلکہ صرف انکار سے مراد ہے۔ غرض یہ وہ سچا طریق ہے جس میں ٹھیک ٹھیک حضرت نبی کریمؐ کے قدم پر قدم ہے اللھم صل علی محمد وآلہ وسلم (از کتاب مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۲ تاریخ نزول ۱۲۔ جون ۸۳ء سے چند یوم قبل)

(۱۳۰) وہ بد گمراہی سے بھرا ہوا ہے

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۸ تاریخ نزول الہام ۲۱۔ جون ۸۳ء یہ الہام کئی بار صراحتاً ہو چکا ہے)

(۱۳۱) فِیْہِ بَرَکَاتٌ لِلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ (ترجمہ) اس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا

(تشریح) فرمایا کہ شاید پرسوں کے دن یعنی بروز سہ شنبہ ۲۶ اگست ۸۳ء مسجد کی طرف نظر کی گئی تو اسی وقت یہ الہام ہوا۔ (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۵۴ و صفحہ ۵۵ تاریخ نزول الہام ۲۶ اگست ۸۳ء)

(۱۳۲) بُشْرٰی لَکَ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ غَرَسْتُ کَرَامَتَکَ بِیَدِیْ بشارت باد ترا یا احمد من تو مراد منی و با منی۔ نشاندم درخت بزرگی ترا بدست خود (ترجمہ فارسی الہامی) (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۵۶ تاریخ نزول الہام ۱۳ ستمبر ۸۳ء)

(۱۳۳) لَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ (ترجمہ) اسکے فضل کو کوئی رد کرنیوالا نہیں

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۱ تاریخ نزول الہام ۹ اکتوبر ۸۳ء کشف نمبر ۳۷)

(۱۳۴) اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۳ پرانا الہام ہے)

(۱۳۵) اِنْ یَّمْسَسْکَ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ۔ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ لَاتِ

(ترجمہ) اگر تجھے ضرر پہنچے تو اُسکے سوائے کوئی اُسے دور کرنیوالا نہیں اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسکے فضل کو کوئی دور کرنے والا نہیں تو جان لے کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے تحقیق خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۳ تاریخ نزول الہام ۲۹۔ اکتوبر ۸۳؁ء سے چند یوم قبل)

(۱۳۶) قُلْ لِضَيْفِكَ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ۔ قُلْ لِاَخِيْكَ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ۔

(ترجمہ) جو تیرا مورد فیض یا بھائی ہے اسے کہہ کہ میں تیرے پر اتمام نعمت کرونگا یا میں تجھے وفات دونگا (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۷-۶۸ تاریخ نزول الہام ۲۰۔ نومبر ۸۳؁ء سے قبل کی شب)

(۱۳۷) پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس

(نوٹ) آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے اسجگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲۔ دسمبر ۸۳؁ء)

(۱۳۸) قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

(ترجمہ) انہیں کہدے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۵۔ تاریخ نزول الہام ۸۳؁ء کشف نمبر ۲۹)

(۱۳۹) طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد۔ خدائے من قدمم راند براہِ داؤد ؑ

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۷ تاریخ نزول الہام ۷۔ جنوری ۱۸۸۴؁ء سے کچھ یوم قبل کشف نمبر ۳۴)

(۱۴۰) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ۔ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى۔ (اے یحییٰ کتاب کو قوت سے پکڑ۔ اسے پکڑ اور مت خوف کر ہم اس کو پہلی سیرت میں لوٹا دینگے (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۷ تاریخ نزول الہام ۱۳۔ فروری ۸۴؁ء آخری فقرہ پیشتر ازیں بھی الہام ہو چکا ہے)

(۱۴۱) يَا عَبْدَ الرَّافِعِ اِنِّيْ رَافِعُكَ اِلَيَّ۔ اِنِّيْ مُعِزُّكَ۔ لَا مَانِعَ لِمَا اُعْطِيَ (ترجمہ) اے عبدالرافع میں تجھے اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں میں تجھے بزرگی دینے والا ہوں جو میں عطا کردوں اُسے کوئی روکنے والا نہیں)

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۴۷ تاریخ نزول الہام ۱۵۔ فروری ۸۴؁ء)

(۱۴۲) وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(ترجمہ) اور مینے تم میں عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہے کیا تم تو نہیں کر سکتے (کہ میں جھوٹا ہوں یا سچا)
(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۴ء)

(۱۴۳) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (نزول المسیح صفحہ ۲۳۴ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۵ء)

(تشریح) میاں عبد اللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایکمرتبہ انکو ایک کام پیش آیا جس کے ہونیکے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے انکو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی ہو گئی تھی پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی ہمنے جب دعا کی تو بلا توقف یہ الہام ہوا تب ہمنے انکو کہدیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور یہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا)

(۱۴۴) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ (ترجمہ) ہم اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں۔ اور ہم اُسی کیطرف رجوع کرنے والے ہیں (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۶ تاریخ نزول الہام ۶۔ اپریل ۱۸۸۵ء ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کشف نمبر ۵۲)

(۱۴۵) یَدۡعُوۡنَ لَکَ اَبۡدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الۡعَرَبِ
(ترجمہ) تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں)
(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۶ تاریخ نزول الہام ۶۔ اپریل ۱۸۸۵ء ۱۹۔ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کشف نمبر ۵۲)

(۱۴۶) مَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (ترجمہ) جب کہ تونے مٹھی پھینکی تونے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی (از کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۰ حاشیہ تاریخ نزول الہام ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلی رات۔ اس تمام رات شہاب ثاقب مسیح موعود کے لئے بطور نشان ہوتا رہا)

(۱۴۷) ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش خبریں (از سرمہ چشم آریہ صفحہ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۸۹۳ء و اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء درباره مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب)

(۱۴۸) عِجۡلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خُوَارٌ۔ لَہٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ
(ترجمہ) یہ صرف ایک بیجان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اسکے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اسکو مل رہیگا (از اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲ پیشگوئی درباره لیکھرام آریہ پشاوری)

(۱۴۹) اَیَّتُھَا الۡمَرۡاَۃُ تُوۡبِیۡ تُوۡبِیۡ فَاِنَّ الۡبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ۔

(ترجمہ) اے عورت توبہ کر توبہ کر پس تحقیق بلا تیرے عقب پر ہے۔

(از کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۸ ضمیمہ تاریخ نزول الہام ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیار پور)

(۱۵۰) خدا تئین کو چار کرے گا (از کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۸ ضمیمہ تاریخ نزول الہام فروری ۱۸۸۶ء)

(۱۵۱) بکر و ثیب (ترجمہ)

(از کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۸ ضمیمہ تاریخ نزول الہام)

(۱۵۲) اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسکی بیر اہیوں کا وبال جلد تر اسے در پیش ہے

(از سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴۶ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۸۹۳ء درباره مرزا امام الدین قادیانی - تاریخ نزول الہام ۳۔ اگست ۱۸۸۶ء)

(۱۵۳) اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا

تشریح قریباً ۱۸۸۷ء میں ایک دفعہ ہمیں موضع کنجراں ضلع گورداسپور کو جانیکا اتفاق ہوا اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا جب صبح کو ہمنے جانیکا قصد کیا تو یہ الہام ہوا۔ چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رومال گم ہوگیا اسوقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی (نزول المسیح صفحہ ۲۳۰)

(۱۵۴) اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ (ترجمہ) اے عورتو تمہارے فریب بہت بڑے ہیں

تشریح ایکدفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسماعیل کا (جنکی عمر اسوقت دس برس کی تھی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اسحاق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحاق بھی فوت ہوگیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اسوقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے ایسی ناگہانی دو موتوں کی خبر میں انکو سنا نہ سکا اور میں سخت بے قراری میں پڑگیا کہ جن کو بلاتے ہیں وہ خود خطرناک تپ میں مبتلا ہے اور میں ڈرتا تھا کہ اگر میں اس خط کا مضمون اس بیماری کی حالت میں انکو سناؤں تو جان کا اندیشہ ہے رات کو اسی فکر سے نیند میری جاتی رہی کہ کیا کروں اور میں اس خط کو پوشیدہ بھی نہیں رکھ سکتا تھا جب ایک حصہ رات کا گزر گیا تو فکر کرتے کرتے میرا دل نہایت بیقرار ہوگیا جس کا میں اندازہ نہیں کر سکتا تب مجھے اسی تشویش میں ایکدفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا اسکے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے تب مینے اخویم مولوی عبدالکریم کے آگے جو اسوقت قادیان میں موجود تھے یہ واقعہ بیان کیا اور ساتھ ہی پوشیدہ

طور پر شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اسحاق اور اسکی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں اور چند روز کی بیماری کی گھبراہٹ اور اشتیاق ملاقات کے سبب سے یہ خلاف واقعہ خط لکھا کر بھیجا گیا تھا (نزول المسیح صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳ تاریخ نزول الہام قریباً ۹۷ء)

(۱۵۵) **نصف ترا نصف عمالیق را**

تشریح ایکدفعہ ہم ریلگاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ یہ الہام ہؤا اور اسکے ساتھ ہی یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مرجائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو ملجائیگی چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہؤا کہ عورت مذکور مرگئی اور اسکی نصف زمین ہمیں اور نصف بعض شرکاء کو ملی۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۳ تاریخ نزول الہام ۸۷ء)

(۱۵۶) **اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم و غم پیش آئیگا** (نزول المسیح صفحہ ۲۳۱ ۲۳۲ تاریخ نزول الہام قریب ۸۸ء)

تشریح ایک دفعہ ہمیں لدھیانہ سے پٹیالہ جانیکا اتفاق ہؤا۔ روانہ ہونے سے پہلے یہ الہام ہؤا۔ اس پیشگوئی کی خبر ہمنے اپنے ہمراہیوں کو دیدی چنانچہ جبکہ ہم پٹیالہ سے واپس آنے لگے۔ تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ ہمنے نماز پڑھنے کے لئے اپنا جوغہ اتار کر سید محمد حسن خاں صاحب وزیر ریاست کے ایک نوکر کو دیا تاکہ وضو کریں پھر جب نماز سے فارغ ہو کر ٹکٹ لینے کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہؤا کہ جس رومال میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ رومال گر گیا ہے تب ہمیں یہ الہام یاد آیا کہ اس نقصان کا ہونا ضروری تھا پھر جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک سٹیشن دوراہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہدیا کہ لودیانہ آگیا ہے چنانچہ ہم اس جگہ سب اُتر پڑے۔ اور جب ریل چلدی تب ہمکو معلوم ہؤا کہ یہ کوئی اور سٹیشن تھا اور ایک بیابان میں اترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصہ بھی پورا ہوگیا

(۱۵۷) **محمود** (از کتاب تریاق القلوب صفحہ ۴۰ اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۸۸ء تاریخ نزول الہام ۸۸ء)

(۱۵۸) **دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں** (نزول المسیح صفحہ ۲۳۴ تاریخ نزول ۸۸ء (یہ الہام کا ترجمہ ہے اصل الہام نہیں ملا)

تشریح ایکدفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے اسوقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہمکو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں پس ہمنے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر

کے کنارے پردعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقعہ ہے جب ہم دعا کر چکے۔ تو دعا کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا جسکا ترجمہ عنوان میں ہے تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپے لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا۔

(۱۵۹) اِنَّا نُبَشِّرُ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ (ترجمہ) ہم تجھے ایک حسین لڑکے کی بشارت دیتے ہیں (تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ قریباً ۱۸ سال گزشتہ کا الہام ہے یعنی ۱۸۸۴ء کا)

(۱۶۰) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ (تریاق القلوب صفحہ ۱۰ و اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۱۶۱) فَارْتَدَّ عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا وَ وُهِبَ لَهُ الْجَنَّةُ۔ اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچکر لے گئی (ترجمہ عربی الہام) پس واپس پھرے وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر اور اسکو جنت دیگئی (یہ پرانا تیس سال کا الہام ہے بدر جلد ۶ نمبر ۴ صفحہ ۳۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

(۱۶۲) یہودا اسکریوطی (یہ پرانا تیس سال کا الہام ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۴ صفحہ ۳۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

(۱۶۳) اُجَاهِدُ جَیْشِیْ (ترجمہ) میں اپنا لشکر تیار کر رہا ہوں (البدر جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۶ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

(۱۶۴) مُبَارَكٌ وَّمُبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ یُّجْعَلُ فِیْهِ (تاریخ نزول الہام ۱۸۸۳ء (ترجمہ) مبارک اور مبارک اور ہر ایک مبارک کام اس میں کیا جائیگا) اس الہام میں اس مسجد کی تاریخ لکھی جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مکان ملحق ہے الہامی طور پر بتائی گئی ہے (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۹۰)

(۱۶۵) مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ (ترجمہ) کوئی نفس اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ اور جو چیز لوگوں کے لئے نافع ہوتی ہے وہ زمین میں دیر تک ٹھہرائی جاتی ہے (فرمایا ایک دفعہ میں خود سخت بیمار ہو گیا اور حالت ایسی بگڑی کہ بیماری سے جانبر ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا تب یہ الہام ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین نا امیدی کی حالت میں شفا بخشی۔ اور یوں تو ہزارہا لوگ شفا پاتے ہیں مگر ایسی نا امیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعوے سے یہ پیش کرنا کہ شفا ضرور حاصل ہو جائیگی یہ انسان کا کام نہیں (نزول المسیح صفحہ ۲۲۱ پرانا الہام ہے)

(۱۶۶) لوگ آئے اور اسکو پکڑ بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح

پائی (پرانا الہام ہے الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۳ - ۳۰ - اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۶۷) سَاُوْتِیْکَ بَرَکَۃً وَّ اُجَلِّیْ اَنْوَارَھَا حَتّٰی یَتَبَرَّکَ مِنْ ثِیَابِکَ الْمُلُوْکُ وَ السَّلَاطِیْنَ (ترجمہ) عنقریب تجھے برکتیں دیجاوینگی اور تیرے انوار کو روشن کیا جائیگا یہانتک کہ ملوک اور سلاطین تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے (پرانا الہام ہے الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۳ - ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۶۸) بلیّۃ مالیۃ (الحکم جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۷ ۱۴ - فروری ۱۹۰۳ء پرانا الہام ہے)

(۱۶۹) آریوں کا بادشاہ آیا (پرانا الہام ہے الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۷ - ۶ - مارچ ۱۹۰۸ء)

(۱۷۰) ہے کرشن جی رودر گوپال (پرانا الہام ہے البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ - ۱۲ صفحہ ۳۲۳ - ۲۹ - اکتوبر ۸ - نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴)

(۱۷۱) تہیدستان عشرت را (۲۰ سال کا پرانا الہام ہے البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۱۸ ۶ - فروری ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۳)

(۱۷۲) جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو (پرانا الہام ہے البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۳ ۸ - مئی ۱۹۰۳ء)

(۱۷۳) عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی (مطلب) ولیوں کی یہ نشانی ہے کہ عشق الٰہی منہ پر برس رہا ہوتا ہے (شان نزول) ایک دفعہ مینے خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اس میں ایک مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آرہا ہے جب میرے پاس پہنچا تو اس نے مندرجہ بالا پڑھا (پرانا الہام ہے البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۳ حاشیہ ۸ - مئی ۱۹۰۳ء)

(۱۷۴) از برائش محمد احسن را ٭ تارک روزگار می بینیم (پرانا الہام جو مقام لدھیانہ اوائل دعوے میں ہوا - القادیان نمبر ۱ جلد ۱ صفحہ ۶ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء)

(۱۷۵) خدا قادیان میں نازل ہوگا (پرانا الہام ہے البدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۳ - ۷ - نومبر ۱۹۰۲ء)

(۱۷۶) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (ترجمہ) مگر وہ لوگ جو مومن ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں (پرانا الہام ہے البدر جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۳ - ۷ - نومبر ۱۹۰۲ء)

(۱۷۷) آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے (پرانا الہام ہے البدر جلد ۱ نمبر ۵ - ۶ صفحہ ۳۴ - ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء)

صحّت نامہ

برادرانِ ملت! کاتب۔ مصلح سنگ۔ مصحّح کی کوتاہی سے البشریٰ کے اعراب میں غلطیاں رہ گئیں جنہیں درست کیا جاتا ہے۔ مہربانی فرماکر کتاب پڑھنے سے پہلے چند منٹ تکلیف گوارا فرماکر اسکے مطابق درست کریں۔ کوئی شخص کتاب یوں نہیں پڑھا کرتا۔ کہ ساتھ ساتھ صحتنامہ دیکھتا جائے۔ اسلئے اگر آپ کتاب درست نہ کرلینگے۔ تو یہ محنت رائگاں جائیگی۔ دوم کلام الٰہی کو غلط پڑھنا ٹھیک نہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۳	رَطَبًا	رُطَبًا
۱۲	۶	بَرَكَتِ	بَرَكَةٍ
۱۲	۷	تَعَلَّمُ	تَعَلَّمَ
"	۹	ظُلَمُوْا	ظُلِمُوْا
"	۱۰	كَفَيْنَاكَ	كَفَيْنٰكَ
"	۱۱	اِنِّیْ	اٰنّٰی
"	۱۳	يُكَادُ	يَكَادُ
"	۱۶	مَآ	وَمَآ
"	"	بِمَجْنُوْنُ	بِمَجْنُوْنٍ
"	۱۷	كَفَيْنَاكَ	كَفَيْنٰكَ
"	۱۸	اٰثِيُمْ	اٰثِيْمٍ
"	۲۰	سَيَهْدِيْنَ	سَيَهْدِيْنِ
۱۳	۴	المتوكلُ	اَلْمُتَوَكِّلَ
"	۷	اَمَرُ	اَمْرُ
"	۸	مَنُ	مِنْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۱	اَلْیُھُوْدُ	اَلْیَھُوْدُ
"	۱۲	بَنَاتٌ	بَنَاتِ
"	۱۹	اِفْتِخَارً	اِفْتِخَارًا
"	۲۱	عَمِیْقٍ	عَمِیْقِ
"	"	عِنْدَہٗ	عِنْدِہٖ
"	۲۳	اَلْوَلِیُ	اَلْوَلِیّْ
۱۴	۴	رَبِّكِ	رَبَّكَ
"	۵	ہردو یُلْتَمُّ	ہردو یَتِمُّ
"	۹	اَلتَّوْحِیْدُ	اَلتَّوْحِیْدَ
"	۱۲	اَلصُّفَّةَ	اَلصُّفَّةِ
"	۱۳	اَلصُّفَّہ	اَلصُّفَّةِ
"	۱۸	ہیں	نہیں
۱۸	۱۵	بُوْرَكْتَ	بُوْرِكْتَ
"	۲۴	ہے	ہیں
۱۹	۴	حَضَرَاتِیْ	حَضْرَتِیْ
"	۴	اِخْتَرْتُكِ	اِخْتَرْتُكَ
"	۱۴	مَجْدَكَ	مَجْدُكَ
"	۱۴	یُنْقَطَعُ آبَاءُكَ	یَنْقَطِعُ آبَاؤُكَ
"	۱۶	اور صدق کیساتھ رہیگا	یہ الہام ۲۸ احییت بالصدق ایھا الصدیق کے معنی ہیں
"	۱۸	اُحْیِیْتَ	اُحْیِیْتَ
"	۲۴	اَمْرِہٖ	اَمْرِہٖ
۲۰	۴	اِسْتَخْلَفَ	اُسْتُخْلِفَ
۲۱	۵	ہوط	ہبوط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲	۱۲	دلو	دُنُو
"	۱۷	رُوْحُ	رُوْحَ
"	۲۵	نُصِرَتْ	نُصِرَتَ
"	"	قَالُوَالَاتَ	قَالُوْا-لَاتَ
۲۳	۳	فَارِسٍ	فَارِسَ
"	۵	اَلْوَلِیِ	اَلْوَلِیّ
"	۱۱	طَمَسَهٗ	تَمَسَّهٗ
"	۱۴	اَللّٰہُ بُرُ	اَللّٰہُ بُرَ
"	۱۴	اٰیَاتِهٖ	اٰیَةً
"	۱۷	اَلْجِبَالَ	لَجِبَالُ
۲۴	۱	اَلْقَادِیَانْ	اَلْقَادِیَانِ
"	۲	وَصَدَقَ	کاٹ دو
"	۶	دِیْنَ	دِیْنِ
۲۶	۲۴	سَیِّدُ وَلِدِ	سَیِّدِ وَلَدِ
"	"	خَاتَمَ	خَاتَمِ
۲۷	۵	دلبرم	یارِ دلبرم
"	۷	خصوصیت	خصومت
"	"	واحیاے	احیاء
"	۹	تعیں	تعیین
"	۱۵	اُنْزِلَ	نُزِّلَ
"	۱۶	لمکرًا	لَمَکْرٌ
"	۲۰	تا الله × × مِنْ	تاللّٰهِ × × مِنّ
"	۲۲	قِرآنی	قرآنی
"	۲۴	× ×	کَانَ لِلّٰهِ - کَانَ اللّٰهُ؟

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	یَحْمِدُکَ	یَحْمَدُکَ
〃	۱۲	معرفت	مقاماتِ معرفت
〃	۱۴	جریُ	جریّ
۳	۸	البینه	اَلْبَیِّنَةُ
〃	۲۲	وَقَبِ	وَقَبَ
۳۱	۶	نِدَا	نُدَ ا
〃	۱۲	اُخْتِلَا ق	اُخْتِلَا قٌ
〃	۱۹	تَلَطُّفْ	تَلَطَّفْ
〃	۲۱	تو ہمیں	تو اُن میں
〃	۲۵	تر ہے	تر تھے
۳۲	۲۱	اَمَنَّا	آمَنَ
〃	۲۲	لٰکِنَّ لا	لٰکِنْ لَّا
〃	۲۳	تُذْ ھنُون	تُدْ ھِنُو
〃	۲۴	تُرْجِعُوْنَ	تَرْجِعُوْ ن
۳۳	۴	یُصْلِحُ	یَصْلُحُ
〃	۱۸	غَیْرُ صَالِحٌ	غَیْرُ صٰلِحٍ
۳۴	۵	لَمْ یَعْصِمْکَ	لَمْ یَعْصِمْکَ دونو جگہ
〃	۱۰	اَوْ قَدْ	اَوْ قِدْ
〃	۱۶	وَتَبَ	وَتَبَّ
〃	۲۳	مَجْذُوْذٌ	مَجْذُوْذٍ
۳۵	۲	فا ن	فَاِنْ
〃	۵	بپوشند	بپوشد
〃	۱۰	اَجْرُکَ	اَجْرَکَ
〃	۱۰	اِسْمُکَ	اِسْمَکَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۱۹	یَمَسَّہٗ	یَمَسُّہٗ
"	"	المطَّہَّرون	اَلْمُطَھَّرُوْنَ
"	۲۰	عُمْرًا	عُمُرًا
۳۶	۱۰	باعت	باعث
"	۱۳	عَبْدُ الْقَادِرُ	عَبْدَ الْقَادِرِ
"	۲۲	اَ نَّا	اَنَا
"	"	اَللَّازِم	اَللَّازِمُ
"	۲۳	مِنِّیْ	مِّنِّیْ
۳۷	۵	مُبِیْنًا	مُّبِیْنًا
"	۱۴	مُوْھِنُ کَیْدُ	مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ
"	۱۶	و رحمتہ مِنَّا	وَرَحْمَۃً مِّنَّا
"	۱۶	اَمْرُ اللّٰہِ	اَمْرًا مَّقْضِیًّا
"	۲۵	ذِکْرُ اللّٰہِ	ذِکْرِ اللّٰہِ
"	"	مَتَّعُ	مَتَّعَ
۳۸	۱	بِبَرٍّ	بِبَرٍ
"	"	فَانْظُرْ	فَانْظُرُوْا
"	"	رَحْمَۃ	رَحْمَۃٍ
"	۲	یَبْتَغِ	یَّبْتَغِ
"	۱۶	وَضَعَنَا	وَضَعْنَا
"	۲۵	اَسْرَارَ	اَسْرَارُ
۳۹	۱۷	السَّفِیْہ	السَّفِیْہُ
۴۰	۱	اولیاء اللّٰہُ	اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ
"	۲	فاد خلوا	فَادْخُلُوْا
"	۶	فَعَالٌ	فَعَّالٌ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۶	وَاِنِّیْ	وَ اَنِّیْ
〃	۸	مَرْضِیَّةً	مَّرْضِیَّةً
〃	۹	رَبِّکُمْ	رَبُّکُمْ
۴۱	۹	اَعْظَمُ شَانُ	اَعْظَمَ شَانَ
〃	۱۰	....	واپس جلد آوے تجھ پر
〃	۱۱	اس سے	اس پر
〃	۱۳	چند چند	چند در چند
۴۳	۴	اَلْغَیْثُ	اَلْغَیْثَ
〃	۴	یَنْشُرْ	یَنْشُرُ
〃	۱۵	رَبَّنَا عَاچ	رَبُّنَا عَاج
〃	۲۴	لَغَیِا	نعسا
۴۴	۶	ثُلُثٌ	ثُلَّةٌ
〃	۲۰	رُفُقًا	رِفْقًا
〃	۲۱	فَحَیُّوْ	فَحَیُّوْا
〃	۲۳	رَأَیْتَ	رَاَیْتَ
〃	۲۵	مُحَدَّثَ	مُحَدَّثُ
۴۵	۴	مَتِیْنٌ	مَتِیْنُ
۴۵	۱۵	یَجْعَلْ	یُجْعَلُ
〃	۱۹	یُلْبِسُوْا	یَلْبِسُوْا
〃	〃	اَیْمَانَهُمْ	اِیْمَانَهُمْ
〃	۲۳	حَافِظٌ	حَافِظٌ
۴۶	۱	لِفَضْلٍ	لَفَضْلٌ
〃	۲	بَصَائِرَ	بَصَائِرُ
〃	۵	غَفَرْتُ	قَدْ غَفَرْتُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۱۹	وَاصطفینا	وَاصْطَفَیْنَاہُمْ
۴۸	″	النّاسُ	النَّاسِ
۴۹	۶	لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ وَلَا تَقُلْ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا۔	
″	۹	اللہُ	اللہِ
۵۰	۲۰	رَاْدَ	رَآدَ
″	۲۵	″	″
″	″	قدِیرُ	قَدِیرٌ
۵۱	۱۵	براہ	برسالہ
″	۲۱	عَبْدُ الرَّافِعْ	عَبْدَ الرَّافِعْ
″	۲۲	اُعْطِیَ	اُعْطِیْ
″	۲۵	عُمْرًا	عُمْرًا
۵۲	۱۲	اَبْدَال	اَبْدَالُ
۵۵	۶	حسینٌ	حَسِیْنٌ
″	۱۳	اَجَاھِدَ	اُجَھِّزُ (حوالہ میں اجاہد ہے)
″	۱۵	یَجْعَلُ	یُجْعَلُ
″	۱۸	النّاسُ	النَّاسَ
۵۶	۳	السَّلَاطِیْنَ	السَّلَاطِیْنُ
صفحہ ۱ حصہ دوم	۱۸	تساقطُ	تساقِطْ
۸ ″	۱۷-۲۳	نزّاع	نَزّاعٌ
۹ ″	۱۰	باعتبار	با اعتبار
۱۲ ″	۱۹	صراط المستقیم	صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم
۱۸ ″	۸	براہِ	برره داؤد

اعلان

برادرانِ طریقت! ایدکم اللہ اس پہلی جلد کو دیکھتے ہی دوسری جلد کے لئے جس میں سوا ہزار سے زیادہ خدا کی وحی اور اڑھائی سو سے زیادہ کشوف و رؤیا ہونگے درخواست بھیجدیں تاکہ چھپتے ہی آپ کی خدمتمیں بھیجدی جائے اس میں غفلت نہ کریں کیونکہ ممکن ہے آپ بعد از وقت درخواستیں بھیجیں اور لتنے میں جلد دوم نکل چکی ہو۔ اور پھر آپ کے پاس کتاب نامکمل رہجائے دوسری جلد کی تصحیح میں خصوصیت سے کوشش کی جائیگی اور انشاء اللہ بہت کم شکایت کا موقعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو

تمام درخواستیں

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) آویں

حصہ دوم

شانِ نزول رؤیا وکشوف

(۱) شاید تین سال کے قریب عرصہ گزرا ہوگا کہ مینے اسی کتاب (براہین احمدیہ) کے لئے دعا کی کہ یہ لوگ اس کی مدد کی طرف متوجہ ہوں تب یہی الہام شدید الکلمات جس کی مینے ابھی تعریف کی ہے (یعنی براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ نمبر ا میں) ان لفظوں میں ہوا۔

بالفعل نہیں

اور یہ الہام جب اس خاکسار کو ہوا تو قریب دس یا پندرہ ہندو اور مسلمان لوگوں کے ہونگے۔ کہ جو قادیان میں ابتک موجود ہیں جن کو اسی وقت اس الہام سے خبر دیگئی اور پھر اسی کے مطابق جیسے لوگونکی طرف سے عدم توجہی رہی وہ حال بھی ان صاحبونکو بخوبی معلوم ہے۔

(۲) جب پہلے الہام کے بعد جس کا ابھی اوپر ذکر ہوچکا ہے ایک عرصہ گزر گیا اور لوگوں کی عدم توجہی سے طرح طرح کی دقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایکدن قریب مغرب کے خداوند کریم نے یہ الہام کیا۔

هُزِّ إِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكَ رُطَبًا جَنِيًّا۔

سو مینے سمجھ لیا کہ یہ تحریک اور ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک کے اس حصہ کتاب کے لئے سرمایہ جمع ہوگا اور اسکی خبر بھی بدستور کئی ہندو اور مسلمانوں کو دی گئی اور اتفاقاً اسی روز یا دوسرے روز حافظ ہدایت علیخان صاحب کہ جو اُن دنوں اس ضلع میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے قادیان میں آگئے انکو بھی اس الہام سے اطلاع دیگئی اور مجھے بخوبی یاد ہے کہ اسی ہفتہ میں مینے آپ کے دوست مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو بھی اس الہام سے اطلاع دی تھی اب خلاصہ کلام یہ کہ اس الہام کے بعد مینے حسب الارشاد حضرت احدیت کسی قدر تحریک کی تو تحریک کرنے کے بعد لاہور پشاور راولپنڈی مالیر کوٹلہ اور چند دوسرے مقاموں سے جس قدر اور جہاں سے خدا

نے چاہا اس حصہ کے لئے جو چھپنا تھا مدد پہنچگئی والحمد للہ علیٰ ذالک

(۳) انہیں دنوں میں ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ ایکدن صبح کے وقت کچھ تھوڑی غنودگی میں ایک دفعہ زبان پر جاری ہوا۔

عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیلخان

چنانچہ چند ہندو کہ جو اسوقت میرے پاس تھے کہ جو ابھی تک اسی جگہ موجود ہیں انکو بھی اس سے اطلاع دیگئی اور اسی دن شام کو جو اتفاقاً انہیں ہندوؤں میں سے ایک شخص ڈاکخانہ کی طرف گیا تو وہ ایک صاحب عبداللہ خان نامی کا ایک خط لایا جس کے ساتھ ہی کسی قدر روپیہ بھی آیا۔

(۴) واقعہ مذکورہ (مندرجہ نمبر ۳) سے کچھ دن پہلے ایک نہایت عجیب نشان الٰہی ظہور میں آیا اسکا مختصر بیان یہ ہے کہ ایک ہندو آریہ باشندہ اسی جگہ کا طالبعلم مدرسہ قادیان جس کی عمر بیس بائیس برس کی ہوگی کہ جو ابھی تک اسجگہ موجود ہے ایک مدت سے مرض دق میں مبتلا تھا اور رفتہ رفتہ اُسکی مرض انتہا کو پہنچگئی اور آثار مایوسی کے ظاہر ہوگئے ایکدن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے ناامید ہوکر بہت بیقراری سے رویا میرا دل اسکی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرت احدیت میں اسکے حق میں دعا کی چونکہ حضرت احدیت میں اسکی صحت مقدر تھی اسلئے دعا کرتے ساتھ ہی یہ الہام ہوا

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا

یعنے ہمنے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامتی ہوجا چنانچہ اُسی وقت اس ہندو اور نیز کئی اور ہندوؤں کو کہ جو ابتک اس قصبہ میں موجود ہیں اور اسجگہ کے باشندہ ہیں اس الہام سے اطلاع دیگئی اور خدا پر کامل بھروسہ کرکے دعوے کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پاجائیگا اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مریگا۔ چنانچہ بعد اسکے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ ہندو مذکور اس جان گداز مرض سے بکلی صحت پاگیا والحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۵) اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اُسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اُسوقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اِس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھکر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ اسکا نام مینے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل

استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنحضرت کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اسقدر اُس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آں حضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آں حضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھ کو اس غرض سے دی کرتا میں اُس شخص کو دوں کہ جو نئے سر سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈالدیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اُس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی تب اُسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علیٰ ذٰلک (براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۴۸)

(۶ الف) عرصہ تخمیناً بارہ برس کا ہوا ہے کہ ایک ہندو صاحب کہ جو اب آریہ سماج قادیان کے ممبر اور صحیح سلامت موجود ہیں حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلّم کے معجزات اور آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں سے سخت منکر تھا اور اسکا پادریوں کی طرح شدت عناد سے یہ خیال تھا کہ یہ سب پیشگوئیاں مسلمانوں نے آپ بنائی ہیں ورنہ آنحضرتؐ پر خدا نے کوئی امر غیب ظاہر نہیں کیا اور اُن میں یہ علامت نبوت موجود ہی نہیں تھی مگر سبحان اللہ کیا فضل خدا کا اپنے نبی پر ہے اور کیا بلند شان اس معصوم اور مقدس نبی کی ہے کہ جس کی صداقت کی شعاعیں اب بھی ایسی ہی چمکتی ہیں کہ جیسی قدیم سے چمکتی آئی ہیں۔ کچھ تھوڑے دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اس ہندو کا ایک عزیز کسی ناگہانی پیچ میں آکر قید ہو گیا اور اسکے ہمراہ ایک اور ہندو بھی قید ہوا اور اُن دونوں کا چیف کورٹ میں اپیل گذرا۔ اس حیرانی اور سرگردانی کی حالت میں ایکدن اُس آریا صاحب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ غیبی خبر اسے کہتے ہیں کہ آج کوئی یہ بتلا سکے کہ اس ہمارے مقدمہ کا انجام کیا ہے تب میں نے جواب دیا کہ غیب تو خاصہ خدا کا ہے اور خدا کے پوشیدہ بھیدوں سے نہ کوئی نجومی واقف ہے نہ رمال نہ فال گیر اور نہ کوئی مخلوق ہاں خدا جو آسمان و زمین کی

ہر ایک شدنی بات سے واقف ہے اپنے کامل اور مقدس رسولوں کو اپنے ارادہ اور اختیار سے بعض اسرار غیبیہ پر مطلع کرتا ہے اور نیز کبھی کبھی جب چاہتا ہے تو اپنے سچے رسول کے کامل تابعین پر جو اہل اسلام ہیں ان کی تابعداری کی وجہ سے اور نیز اس باعث سے کہ وہ اپنے رسول کے علوم کے وارث ہیں بعض اسرار پوشیدہ انپر بھی کھولتا ہے تا انکے صدق مذہب پر ایک نشان ہو لیکن دوسری قومیں جو باطل پر ہیں جیسے ہندو اور اُن کے پنڈت اور عیسائی اور انکے پادری وہ سب ان کامل برکتوں سے بے نصیب ہیں میرا یہ کہنا ہی تھا کہ وہ شخص اس بات پر اصراری ہوگیا کہ اگر اسلام کے متبعین کو دوسری قوموں پر ترجیح ہے تو اسی موقعہ پر اُس ترجیح کو دکھلانا چاہیئے اسکے جواب میں ہرچند کہا گیا کہ اس میں خدا کا اختیار ہے انسان کا اسپر حکم نہیں مگر اس آریہ نے اپنے انکار پر بہت اصرار کیا غرض جب مینے دیکھا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور دین اسلام کی عظمتوں سے سخت منکر ہے تب میرے دل میں خدا کی طرف سے یہ جوش ڈالا گیا کہ خدا اسکو اسی مقدمہ میں شرمندہ اور لاجواب کرے اور مینے دعا کی کہ اے خداوند کریم تیرے نبیؐ کی عزت اور عظمت سے یہ شخص سخت منکر ہے اور تیرے نشانوں اور پیشینگوئیوں سے جو تونے اپنے رسول پر ظاہر فرمائیں سخت انکاری ہے اور اس مقدمہ کی آخری حقیقت کھلنے سے یہ لاجواب ہو سکتا ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی امر تیرے علم محیط سے مخفی نہیں تب خدا نے جو اپنے سچے دین اسلام کا حامی ہے اور اپنے رسول کی عزت اور عظمت چاہتا ہے رات کے وقت رؤیا میں کل حقیقت مجھ پر کھولدی۔ اور ظاہر کیا کہ تقدیر الٰہی میں یوں مقدر ہے کہ اسکی مثل چیفکورٹ سے عدالت ماتحت میں پھر واپس آئیگی اور پھر اس عدالت ماتحت میں نصف قید اُسکی تخفیف ہو جائے گی مگر بری نہیں ہوگا اور جو اُسکا دوسرا رفیق ہے وہ پوری قید بھگت کر خلاصی ہو جائیگا اور بری وہ بھی نہیں ہوگا پس مینے اس خواب سے بیدار ہو کر اپنے خداوند کریم کا شکر کیا جس نے مخالف کے سامنے مجھکو مجبور ہونے نہ دیا اور اسی وقت مینے یہ رؤیا ایک جماعت کثیر کو سنا دیا اور اس ہندو صاحب کو بھی اُسی دن خبر کردی (براہین احمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۵۰ - ۲۵۱ حاشیہ در حاشیہ)

(۶ب) اس مقام میں یاد آیا کہ جو رؤیا صادقہ حصہ سوم (مندرجہ بالا) میں ایک ہندو کے مقدمہ کے بارہ میں لکھی گئی ہے اس میں بھی ایک عجیب نزاع و انکار کے موقعہ پر الہام ہُوا تھا جس سے ایک بڑا قلق اور کرب دور ہُوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ اِس رؤیا صادقہ میں کہ ایک کشف صریح کی قسم تھی یہ معلوم کرایا گیا تھا کہ ایک کھتری ہندو لشمبر داس نامی جو ابتک قادیان میں بقید حیات موجود ہے مقدمہ فوجداری سے بری نہیں ہوگا۔ مگر آدھی قید تخفیف ہو جائے گی لیکن اسکا دوسرا ہم قید خوشحال نامی

کہ وہ بھی ابتک قادیان میں زندہ موجود ہے ساری قید بھگتنے گا سوا اس جزو کشف کی نسبت یہ ابتلا پیش آیا کہ جب چیفکورٹ سے حسب پیشگوئی ایں عاجز مسل مقدمہ مذکورہ واپس آئی تو متعلقین مقدمہ نے اُس واپسی کو بریت پر حمل کر کے گاؤں میں یہ مشہور کر دیا کہ دونوں ملزم جرم سے بری ہو گئے ہیں مجھ کو یاد ہے کہ رات کے وقت میں یہ خبر مشہور ہوئی اور یہ عاجز مسجد میں عشا کی نماز پڑھنے کو طیار تھا کہ ایک نے نمازیوں میں سے بیان کیا کہ یہ خبر بازار میں پھیل رہی ہے اور ملزمان گاؤں میں آگئے ہیں سو چونکہ یہ عاجز علانیہ لوگوں میں کہہ چکا تھا کہ دونوں مجرم ہرگز جرم سے بری نہیں ہونگے اسلئے جو کچھ غم اور قلق اور کرب اُس وقت گزرا سو گزرا تب خدا نے کہ جو اس عاجز بندہ کا ہر ایک حال میں حامی ہے نماز کے اوّل یا عین نماز میں بذریعہ الہام یہ بشارت دی

لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی

اور پھر فجر کو ظاہر ہو گیا کہ وہ خبر بری ہونے کی سراسر جھوٹی تھی اور انجام کار وہی ظہور میں آیا کہ جو اس عاجز کو خبر دیگئی تھی جس کو شرمپت ایک آریہ اور چند دوسرے لوگوں کے پاس قبل از وقوع بیان کیا گیا تھا کہ جو ابتک قادیان میں موجود ہیں (براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۴۹ تا ۵۵۱)

(۷) سردار محمد حیات خان کا بھی آپ نے نام سنا ہی ہوگا کہ جو گورنمنٹ کے حکم سے ایک عرصہ دراز تک معطل رہے ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اُس سے زیادہ کچھ عرصہ گزر گیا ہوگا کہ جب طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلیں اور صعوبتیں اس معطلی کی حالت میں انکو پیش آئیں اور گورنمنٹ کا منشاء بھی کچھ برخلاف سمجھا جاتا تھا انہیں دنوں میں انکے بری ہونے کی خبر ہمکو خواب میں ملی۔ اور خواب میں مینے انکو کہا کہ تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر یک چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا چنانچہ یہ خبر انہیں دنوں میں بیسیوں ہندوؤں اور آریوں اور مسلمانوں کو سنائی گئی جس نے سنا بعید از قیاس سمجھا اور بعض نے ایک امر محال خیال کیا اور مینے سنا ہے کہ انہیں ایام میں محمد حیات خان صاحب کو بھی یہ خبر کسی نے لاہور میں پہنچا دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ یہ بشارت بھی جیسی دیکھی تھی ویسی ہی پوری ہوئی (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۸) تخمیناً دس برس کا عرصہ ہوا ہے جو مینے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا۔ اور مسیح نے اور مینے ایک ہی جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلف اور با محبت تھے کہ جیسے دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں اور بعد اسکے اسی مکان میں جہاں اب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھ رہا ہے میں اور مسیح اور ایک اور کامل

اور کمل سید آل رسول والان میں خوشدلی سے ایک عرصہ تک کھڑے رہے اور سید صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اس میں بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تھے اور حضرت خداوند تعالیٰ کی طرف سے انکی کچھ تعریفیں لکھی ہوئی تھیں چنانچہ سید صاحب نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیح کو امت محمدیہ کے ان مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عنداللہ ان کے لئے مقرر ہیں اور اس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی سو جب پڑھتے پڑھتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھ تھوڑا ہی باقی رہا تب اس عاجز کا نام آیا۔ جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی

هُوَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ

یعنے وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائیگا یہ اخیر فقرہ

فَکَادَ اَنْ یُّعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ

اسی طرح بطور الہام بھی القا ہوا چونکہ مجھکو اس روحانی علم کی اشاعت کا ابتدا سے شوق ہے اسلئے یہ خواب اور یہ الفا بھی کئی مسلمانوں اور کئی ہندوؤں کو جو ابتک قادیان میں موجود ہیں اسی وقت بتلایا گیا (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱)

(۹) کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی جس ضرورت کا ہمارے اسجگہ کے آریہ ہمنشینوں کو بخوبی علم تھا اور یہ بھی انکو خوب معلوم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب پیش نہیں ہے کہ جو جائے امید ہوسکے بلکہ اس معاملہ میں انکو ذاتی طور پر واقفیت تھی جس کی وہ شہادت دے سکتے ہیں پس جب کہ وہ ایسے مشکل اور فقدان اسباب حل مشکل سے کامل طور پر مطلع تھے اس لئے بلا اختیار دلمیں اس خواہش نے جوش مارا کہ مشکلکشائی کے لئے حضرت احدیت میں دعا کیجائے تا اُس دعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہوجاوے اور دوسرے مخالفین کے لئے تائید الٰہی کا نشان پیدا ہو ایسا نشان کہ اسکی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہوجائیں سو اُسی دن دعا کی گئی اور خدا تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشے تب یہ الہام ہوا۔

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ فِیْ شَائِلٍ مِقْیَاسٍ دن ول یو گو ٹو امرت سر Then will you go to Amritsar

یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئیگا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دم اٹھاتی ہے تب اسکا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے اور پھر انگریزی فقرہ

میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آیگا تب تم امرت سر بھی جاؤ گے تو جیسا اس پیشگوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندؤں یعنے آریوں مذکورہ بالا کے روبرو وقوع میں آیا یعنے حسب منشاء پیشگوئی دس دن تک ایک خرمہرہ نہ آیا اور دس دن کے بعد یعنے گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے اور بیس روپیہ ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہوگیا جس کی امید نہ تھی اور اسی روز کہ جب دس دن گزرنے کے بعد محمدؐ افضل خان صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا امرتسر بھی جانا پڑا کیونکہ عدالت خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اس عاجز کے نام اُسی روز ایک سمن آگیا۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۶۸ تا صفحہ ۴۷۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

(۱۰) محرم ۱۲۹۹ھ کی پہلی یا دوسری تاریخ میں ہمکو یہ خواب میں یہ دکھائی دیا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں اُسی رات ایک آریہ صاحب نے بھی ہمارے لئے خواب دیکھی کہ کسی نے مدد کتاب کے لئے ہزار روپیہ روانہ کیا ہے اور جب انھوں نے خواب بیان کی تو ہمنے اُسی وقت انکو اپنی خواب بھی سنا دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ تمہاری خواب میں انیس حصے جھوٹ مل گیا ہے اور یہ اُسی کی سزا ہے کہ تم ہندو اور دین اسلام سے خارج ہو شاید انکو گران ہی گزرا ہوگا مگر بات سچی تھی جس کی سچائی پانچویں یا چھٹے محرّم میں ظہور میں آگئی یعنے پنجم یا ششم محرم الحرام میں مبلغ پچاس روپیہ جنکو جوناگڈہ سے شیخ محمد بہاؤالدّین صاحب مدارالمہام ریاست نے کتاب کے لئے بھیجا تھا کئی لوگوں اور ایک آریہ کے روبرو پہنچگئے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۵-۲۵۶ حاشیہ در حاشیہ)

(۱۱) اسی طرح ایک مرتبہ خدا نے ہمکو خواب میں ایک راجہ کے مرجانے کی خبر دی اور وہ خبر ہم نے ایک ہندو صاحب کو کہ جو اب پلیڈری کا کام کرتے ہیں بتلائی جب وہ خبر اُسی دن پوری ہوئی تو وہ ہندو صاحب بہت ہی متعجب ہوئے کہ ایسا صاف اور کھلا ہوا علم غیب کا کیونکر معلوم ہوگیا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱)

(۱۲) پھر ایک مرتبہ جب اُنہیں وکیل صاحب نے اپنی وکالت کے لئے امتحان دیا تو اسی ضلع میں سے اُنکے ساتھ اسی سال میں بہت سے اور لوگوں نے بھی امتحان دیا اُسوقت بھی مجھکو ایک خواب آئی اور مینے اس وکیل صاحب کو اور شاید تیس یا چالیس اور ہندؤں کو جن میں سے کوئی تحصیلدار کوئی سررشتہ دار کوئی محرر ہے بتلایا کہ اُن سب میں سے صرف اس شخص مقدم الذکر کا امتحان پاس ہوگا اور دوسرے سب امیدوار فیل ہو جاوینگے چنانچہ بالآخر ایسا ہی ہوا اور ۱۸۶۸ء میں اس وکیل صاحب کے خط سے

اس جگہ قادیان میں یہ خبر ہکو مل گئی والحمد للہ علیٰ ذالک (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱)

(۱۳) مولوی ابو عبداللہ غلام علی صاحب قصوری جنکا ذکر خیر حاشیہ در حاشیہ نمبر۲ (براہین احمدیہ) میں درج ہے الہام اولیاء اللہ کی عظمت شان میں کچھ شک رکھتے تھے اور یہ شک ان کی بالمواجہ تقریر سے نہیں بلکہ ان کے رسالہ کی بعض عبارتوں سے مترشح ہوتا تھا سو کچھ عرصہ ہوا کہ ان کے شاگردوں میں سے ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں بلکہ شائد کچھ عربی دان بھی ہیں اور واعظ قرآن ہیں۔ اور خاص امرت سر میں رہتے ہیں اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آ گئے ان کا خیال الہام کے انکار میں مولوی صاحب کے انکار سے کچھ بڑھکر معلوم ہوتا تھا اور برہمو سماج والوں کی طرح صرف انسانی خیالات کا نام الہام رکھتے تھے چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر انہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں ان کے دل میں تھی مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی اس لئے دل میں بہت رنج گزرا ہر چند معقولی طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہوا آخر توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی اور انکو قبل از ظہور پیشگوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کیجائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بپایہ اجابت پہنچکر کوئی ایسی پیشگوئی خداوند کریم ظاہر فرماوے جس کو تم بچشم خود دیکھ جاؤ سو اس رات اس مطلب کے لئے قادر مطلق کی جناب میں دعا کی گئی علی الصباح بہ نظر کشفی ایک خط دکھلایا گیا جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے اُسی خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے

آئی-ایم کوُرلر

اور عربی زبان میں یہ لکھا ہوا ہے

هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ

اور یہی الہام حکایتاً عن الکاتب القا کیا گیا اور پھر وہ حالت جاتی رہی چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف و الہام کی اطلاع دیکر اور اس آنیوالے خط سے مطلع کر کے پھر اُسی وقت ایک انگریزی دان سے اس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں سو اس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہوگیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنیوالا ہے اور

هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ

جو کاتب کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اُسکے یہ معنے کھلے کہ کاتب خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارہ میں وہ خط لکھا ہے اس دن حافظ نور احمد صاحب بباعث بارش باران امرت سر

جانے سے روکے گئے اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے انکا روکا جانا بھی قبولیت دعا کی ایک خبر تھی تا وہ جیسا کہ انکے لئے خداتعالےٰ سے درخواست کی گئی تھی پیشگوئی کے ظہور کو بچشم خود دیکھ لیں غرض اس تمام پیشگوئی کا مضمون انکو سنا دیا گیا شام کو انکے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرت سر سے آیا جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اسی کتاب (براہین احمدیہ) کا کاتب ہے عدالت خفیفہ میں نالش کی ہے اور اس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے اور ساتھ اسکے ایک سرکاری سمن بھی آیا۔ اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی

ھٰذَا شَاھِدٌ نَزَّاغٌ

جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ گواہ تباہی دینے والا ہے ان معنوں پر محمول معلوم ہوا۔ کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہوگی بباعث وثاقت اور صداقت اور نیز باعتبار اور قابل قدر ہونے کی وجہ سے فریق ثانی پہ تباہی ڈالیگی اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی اور سمن جاری کرایا اور اتفاق ایسا ہوا۔ کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور امرت سر جانیکا سفر پیش آیا وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے روبرو پوری ہوگئی یعنی اسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا روپیہ آیا اور امرت سر بھی جانا پڑا والحمد للہ علیٰ ذالک (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۱ تا ۴۷۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۱۴) ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ

آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے

یہ پیشگوئی بھی بدستور معمول اسی وقت چند آریوں کو بتلائی گئی اور یہ قرار پایا کہ انہیں میں سے ڈاک کے وقت کوئی ڈاکخانہ میں جاوے چنانچہ ایک آریہ ملاوامل نامی اسوقت ڈاکخانہ میں گیا اور یہ خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس عہ روپے آئے ہیں اور ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ یہ دس عہ روپے ارباب سرور خاں نے بھیجے ہیں چونکہ ارباب کے لفظ سے اتحاد قومی مفہوم ہوتا تھا اسلئے ان آریوں کو کہا گیا کہ ارباب کے لفظ سے دونوں صاحبوں کی شراکت ہونا پیشگوئی کی صداقت کے لئے کافی ہے مگر بعض نے ان میں سے اس بات کو قبول نہ کیا اور کہا کہ اتحاد قومی شے دیگر ہے اور قرابت شے دیگر اور اس انکار پر بہت ضد کی ناچار ان کے اصرار پر خط لکھنا پڑا۔ اور وہاں سے یعنی ہوتی مردان سے کئی روز کے بعد ایک دوست منشی الٰہی بخش نامی نے جو ان دنوں میں ہوتی مردان میں اکونٹنٹ تھے خط کے جواب میں لکھا کہ ارباب سرور خان

ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے چنانچہ اس خط کے آنے پر سب مخالفین لاجواب اور عاجز رہ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۱۵) ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کیوقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی خبر دیگئی اور اس بات سے اسجگہ آریوں کو جن میں سے بعض خود جاکر ڈاکخانہ میں خبر لیتے تھے۔ بخوبی اطلاع تھی کہ اس روپیہ کے روانہ ہونیکے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا کیونکہ یہ انتظام اس عاجز نے پہلے سے کر رکھا تھا کہ جو کچھ ڈاکخانہ سے خط وغیرہ آتا تھا اسکو خود بعض آریہ ڈاکخانہ سے لے آتے تھے اور ہر روز ہر ایک بات سے بخوبی مطلع رہتے تھے اور خود اب تک ڈاکخانہ کا ڈاک منشی بھی ایک ہندو ہی ہے۔ غرض جب یہ الہام ہوا۔ تو ان دنوں میں ایک پنڈت کا بیٹا شام لال نامی جو ناگری اور فارسی دونوں میں لکھ سکتا تھا بطور روزنامہ نویس کے نوکر رکھا ہوا تھا اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اسکے ہاتھ سے وہ ناگری اور فارسی خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور پھر شام لال مذکور کے اسپر دستخط کرائے جاتے تھے چنانچہ یہ پیشگوئی بھی بدستور اس سے لکھائی گئی اور اسوقت کئی آریوں کو بھی خبر دیگئی اور ابھی پانچ روز نہیں گزرے تھے جو پینتالیس روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک اسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوند عالم نے اسکے روانہ ہونے کی خبر دی تھی اور یہ پیشگوئی بھی اُسی طور پر ظہور میں آئی جس سے یہ تمام تر انکشاف مخالفین پر اسکی صداقت کھل گئی اور اسکے قبول کرنے سے کچھ چارہ نہ رہا کیونکہ انکو اپنی ذاتی واقفیت سے بخوبی معلوم تھا۔ کہ اس روپیہ کا اس مہینہ میں جہلم سے روانہ ہونیکا نشان محض تھا جس سے پہلے کوئی اطلاعی خط نہیں آیا تھا فالحمد للہ علیٰ ذالک (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۵-۴۷۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۱۶) کچھ عرصہ ہوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے یہ خواب بھی بدستور روزنامہ مذکورہ بالا میں اسی ہندو کے ہاتھ سے لکھائی گئی اور کئی آریوں کو اطلاع دیگئی پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدر آباد سے خط آگیا اور نواب صاحب موصوف نے سو روپیہ بھیجا فالحمد للہ علیٰ ذالک (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۷۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۱۷) ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خواں ملنے کو آیا اسکے روبرو ہی یہ الہام ہوا۔

دِس از مائی اینمی

یعنی یہ میرا دشمن ہے اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے مگر اسی سے یہ معنے بھی دریافت

کئے گئے اور آخر وہ ایسا ہی آدمی نکلا اور اسکے باطن میں طرح طرح کے خبث پائے گئے

(۱۸) ایک دفعہ صبح کیوقت بہ نظر کشفی چند ورق چھپے ہوئے دکھائے گئے کہ جو ڈاکخانہ سے آئے ہیں اور آخیر پر انکے لکھا تھا

آئی ایم بائی عیسےٰ

یعنی میں عیسیٰ کے ساتھ ہوں چنانچہ وہ مضمون کسی انگریزی خواں سے دریافت کر کے دو ہندو آریہ کو بتلایا گیا جس سے یہ سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی یا عیسائیوں کی طرز پر دین اسلام کی نسبت کچھ اعتراض چھپوا کر بھیجیگا چنانچہ اسی روز ایک آریہ کو ڈاک آنیکے وقت ڈاکخانہ میں بھیجا گیا تو وہ چند چھپے ہوئے ورق لایا جس میں عیسائیونکی طرز پر ایک صاحب خام خیال نے اعتراضات لکھے تھے (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

(۱۹) ایک دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا خواب میں ایک درم نقرہ جو بشکل بادامی تھا اس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اس میں دو سطریں تھیں۔ اول سطر میں یہ انگریزی فقرہ لکھا تھا

یس آئی ایم ہیپی

اور دوسری سطر جو خط فارسی ڈالکر نیچے لکھی ہوئی تھی وہ انسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا یعنے یہ لکھا تھا کہ

ہاں میں خوش ہوں (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

(۲۰) ایک دفعہ کچھ حزن اور غم کے دن آنیوالے تھے کہ ایک کاغذ پر بہ نظر کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہوا دکھایا گیا لائف آف پین

یعنی زندگی دکھ کی (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

(۲۱) ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عناد دلی سے خواہ نخواہ قرآن شریف کی توہین کی تھی اور عداوت ذاتی سے جسکا کچھ چارہ نہیں دین متین اسلام پر بیجا اعتراضات اور بیہودہ نکتہ چینیاں کئے تھے یہ دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے

گوڈ از کمنگ بائی ہز آرمی ہی از ود یو ٹو کل اینمی

یعنی خدا تعالےٰ دلایل اور براہین کا لشکر لیکر چلا آتا ہے وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے

(۲۲) ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر

چنانچہ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تونے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی صلے اللہ علیہ وسلم (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(۲۳) ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیؔ کے تعیّن ظاہر نہیں ہوئی اسلئے وہ اختلاف میں ہے اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارے سے اسنے کہا

هٰذا رجل يحب رسول الله

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲-۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ ۳)

(۲۴) ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غنیت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دیگئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے فالحمد للہ علیٰ ذلک پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا۔

اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

(ترجمہ) تو سیدھی راہ پر ہے پس جو حکم کیا جاتا ہے اسکو کھولکر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۲۵) آج اس موقعہ کے اثنا میں جب کہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا کہ بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دئے گئے اور انپر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقارہ بجے

پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعبناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں۔ اور تصویر کے یمین و یسار میں

حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار

لکھا تھا۔ اور یہ سوموار کا روز انیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک سمت ۱۹۴۰ بکرم ہے (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۵۔۵۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۲۶) ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو انکے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا چنانچہ اسکے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معہ انکے والد صاحب کے مسجد میں پایا پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اسوقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو۔ اسلئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

پھر بعد اسکے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰۔۵۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۲۷) ۶۔ ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنجشنبہ خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلام مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ

بست و یک روپیہ آنیوالے ہیں

چونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنیوالے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دیگئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذات غیب داں کا خاصہ ہے کسی اور کا کام نہیں ہے دوسری عجیب در عجیب بات یہ تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اس تعداد کو کچھ تعلق نہیں پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا پھر ۱۰۔ ستمبر ۱۸۸۳ء کو تاکیدی

طور پر سہ بارہ الہام ہؤا کہ

بست و یک روپیہ آئے ہیں

جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیشگوئی کا ظہور ہو جائیگا چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار دار آیا اور اس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا ہرچند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آجاوے تو اگر اسکی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے للّٰہ فی اللہ دیجاتی ہے لیکن وہ روپیہ اس سے لیا گیا کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اس پیشگوئی کی ایک جز ہے پھر بعد اسکے ڈاکخانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جز بذریعہ ڈاکخانہ پوری ہو ڈاکخانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے جواب میں کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں جب آئیگا تو دونگا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی۔ اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردد میں سر بزانو تھا اور اس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک ملکر چھ ہوئے اب اکیس کیونکر ہونگے یا الٰہی یہ کیا ہؤا سو اسی استغراق میں تھا کہ یکدفعہ یہ الہام ہؤا

بست و یک آئے ہیں اس میں شک نہیں

اس الہام پر دوپہر نہیں گزرے ہونگے کہ اُسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سن چکا تھا ڈاکخانہ میں گیا اور اُسکو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر کر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یونہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہدیا تھا چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا لے آیا اور معلوم ہؤا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہؤا کہ روپیہ آیا ہؤا تھا اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کے رسید کے تھی یہ بھی معلوم ہؤا۔ کہ منی آرڈر ۶۔ ستمبر ۸۳ء کو یعنی اُسی روز جب الہام ہؤا قادیان میں پہنچ گیا تھا پس ڈاک منشی کا سارا املا انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہؤا پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لیئے ایک روپیہ کی شیرینی لیکر بعض آریوں کو بھی دی گئی فالحمد للہ علےٰ الائہ ونعمائہ ظاھرھا وباطنھا

(۲۷) ایک مقدمہ میں کہ اس عاجز کے والد مرحوم کی طرف سے اپنی زمینداری حقوق کے متعلق کسی رعیت پر دائر تھا۔ اس خاکسار پر خواب میں یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہو جائے گی

چنانچہ اس عاجز نے وہ خواب ایک آریہ کو کہ جو قادیاں میں موجود ہے بتلا دی۔ پھر بعد اسکے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ
اخیر تاریخ پر صرف مدعا علیہ معہ اپنے چند گواہوں کے عدالت میں حاضر ہوا۔ اور اس طرف سے کوئی مختار
وغیرہ حاضر نہ ہوا۔ شام کو مدعا علیہ اور سب گواہوں نے واپس آکر بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہوگیا اس خبر
کو سنتے ہی وہ آریہ تکذیب اور استہزاء سے پیش آیا۔ اسوقت جس قدر قلق اور کرب گزرا بیان میں نہیں
آسکتا کیونکہ قریب قیاس معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ایک گروہ کثیر کا بیان جن میں بے تعلق آدمی بھی تھے خلاف
واقعہ ہو اس سخت حزن اور غم کی حالت میں نہایت شدت سے الہام ہوا۔ کہ جو آہنی میخ کی طرح دل کے
اندر داخل ہوگیا اور وہ یہ تھا۔

ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے؟

یعنی کیا تو باور نہیں کرتا اور باوجود مسلمان ہونیکے شک کو دخل دیتا ہے آخر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا
فی الحقیقت ڈگری ہی ہوئی تھی اور فریق ثانی نے حکم کے سننے میں دھوکا کھایا تھا۔ (براہین احمدیہ حصہ
چہارم صفحہ ۵۵۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(۲۹) ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یکدفعہ بعض امور میں تین طرح کا غم پیش آگیا تھا۔ جس کے تدارک کی
کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور بجز حرج و نقصان اٹھانیکے اور کوئی سبیل نمودار نہ تھی اسی روز شام کے
قریب یہ عاجز اپنے معمول کے مطابق جنگل میں سیر کو گیا اور اسوقت ہمراہ ایک آریہ ملاوامل نامی تھا۔ جب
واپس آیا تو گاؤں کے دروازہ کے نزدیک یہ الہام ہوا

نُنَجِّیْكَ مِنَ الْغَمِّ

پھر دوبارہ الہام ہوا

نُنَجِّیْكَ مِنَ الْغَمِّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یعنے ہم تمہیں اس غم سے نجات دینگے ضرور نجات دینگے کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔
چنانچہ اسی قدم پر جہاں الہام ہوا تھا۔ اس آریہ کو اس الہام سے اطلاع دیگئی تھی اور پھر خدا نے وہ تینوں
طور کا غم دور کر دیا فالحمد للہ علےٰ ذٰلک (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۳-۵۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(۳۰) ۱۸۷۴ء سے پہلے میں مرزا صاحب (والد مرحوم حضرت مسیح موعودؑ) کے وقت میں زمینداروں کے
ساتھ ایک مقدمہ پر امرتسر میں کمشنر کی عدالت میں تھا فیصلہ سے ایکدن پہلے کمشنر زمینداروں کی نہایت
رعایت کرتا ہوا اور انکی شرارتوں کی پروا نہ کرکے عدالت میں کہتا تھا کہ یہ غریب لوگ ہیں تم انپر ظلم کرتے ہو۔
اس رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگریز ایک چھوٹے سے بچے کی شکل میں میرے پاس کھڑا ہے۔ اور

میں اسکے سر پر ہاتھ پھیر رہا ہوں صبح کو جب ہم عدالت میں گئے تو اسکی حالت ایسی بدلی ہوئی تھی کہ گویا وہ پہلا انگریز ہی نہ تھا۔ اس نے زمیندار وں کو بہت ہی ڈانٹا اور مقدمہ ہمارے حق میں فیصلہ کیا۔ اور ہمارا سارا خرچہ بھی اُن سے دلایا (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ صفحہ ۳ کالم ۳ مطبوعہ ۱۷۔ جون ۱۹۰۱ء)

(۳۱) ۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ۳۰۔ جون ۱۹۰۲ء کو فرمایا کہ اس سلسلہ کی بنیاد سے پہلے میں نے دیکھا جب مرزا صاحب (والد حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوئے ہیں۔ میں اصل مکان موجودہ سلطان احمد والے میں ایک دالان میں بیٹھا ہوں مغربی کوٹھری سے ایک برقعہ پوش عورت نکلی۔ اور مجھے کہنے لگی

میں اس گھر سے جانے کو تھی مگر تیرے واسطے رہ گئی

(از الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۲ کالم ۱ مطبوعہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳۲) قریباً ۱۸۷۷ء یا ۱۸۷۸ء میں اللہ تعالےٰ نے رؤیا میں ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھکو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیجدیا ہے

(۲) مندرجہ بالا رؤیا سے پہلے یہ خواب دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے تب اسنے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۸-۲۹۹ دربارہ مقدمہ ڈاکخانہ افترا کردہ رلیا رام وکیل امرتسر)

(۳۳) ۱۸۸۰ء۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کو فرمایا مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵-۲۶ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اسنے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ صفحہ ۳ کالم ۳ مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۳۴) ۱۸۔ جنوری ۱۸۸۳ء۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ کسی مکان پر جو یاد نہیں رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جن سے سابقہ تعارف نہیں ملنے کو آئے ہوئے ہیں۔ اور آپ (مراد میر عباس علی شاہ لودیانوی) بھی انکے ساتھ موجود ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مکان ہے اُن لوگوں نے اس عاجز میں کوئی بات دیکھی ہے جو اُنکو ناگوار گزری ہے سو اُن سب کے دل منقطع ہو گئے اسوقت مجھکو کہا کہ وضع بدل لو میں نے کہا کہ نہیں بدعت ہے سو وہ لوگ بیزار ہو گئے اور ایک دوسرے مکان میں جو ساتھ ہے بیٹھ گئے تب شاید آپ بھی ساتھ ہیں میں آپ کے پاس گیا تا اپنی امامت سے انکو نماز پڑھاؤں۔ پھر بھی انہوں نے بیزاری سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہیں تب اس عاجز نے اُنسے علیحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اٹھایا معلوم ہوا کہ ان سب میں سے ایک شخص

چلا آتا ہے جب نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ ہیں

(تعبیر از مسیح موعودؑ) اب اگرچہ خوابوں میں تعینات معتبر نہیں ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیرات معلقہ کو مبدل بھی کر دیتا ہے لیکن اندیشہ ہی گزرتا ہے کہ خدانخواستہ وہ آپ ہی کا شبیہ نہو (الحکم جلد ۳ نمبر ۱ا صفحہ ۱ کالم ۱-۲ مطبوعہ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۹ء)

(۳۵) ۱۸۸۳ء کشف دربارہ عباس علی لودیانوی۔ ایک بات واجب الاظہار ہے اور وہ یہ ہے کہ وقت ملاقات ایک گفتگو کے اثناء میں بنظر کشفی آپ کی حالت ایسی معلوم ہوئی۔ کہ کچھ دل میں انقباض ہے اور نیز آپ کے بعض خیالات جو آپ بعض اشخاص کی نسبت رکھتے تھے حضرت احدیت کی نظر میں درست نہیں تو اسپر یہ الہام ہؤا

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۵)

(۳۶) ۱۸۸۳ء۔ ایکمرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ خیمہ لگا ہؤا ہے۔ اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہؤا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونیکا حکم ہے وہ جلد نکالو (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۰)

(۳۷) ۹۔ اکتوبر ۸۳ء سے پہلی شب۔ آج رات کیا عجیب خواب آئی کہ بعض اشخاص ہیں جنکو اس عاجز نے شناخت نہیں کیا۔ وہ سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد کے دروازہ کی پیشانی پر کچھ آیات لکھتے ہیں۔ ایسا سمجھا گیا ہے کہ فرشتے ہیں اور سبز رنگ انکے پاس ہے جس سے وہ بعض آیات تحریر کرتے ہیں اور خط ریحانی میں جو پیچاں اور مسلسل ہوتا ہے لکھتے جاتے ہیں تب اس عاجز نے اُن آیات کو پڑھنا شروع کیا جن میں سے ایک آیت یاد رہی اور وہ یہ ہے

لَا رَادَّ لِفَضْلِهٖ

اور حقیقت میں خدا کے فضل کو کون روک سکتا ہے جس عمارت کو وہ بنانا چاہے اسکو کون مسمار کرے۔ اور جس کو وہ عزت دینا چاہے اسکو کون ذلیل کرے (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۱)

(۳۸) ۷۔ جنوری ۱۸۸۴ء کچھ دن گزرے ہیں کہ اس عاجز کو ایک عجیب خواب آیا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک مجمع زاہدین اور عابدین ہے اور ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مشرب کا حال بیان کرتا ہے اور

مشرب کے بیان کرنیکے وقت ایک شعر موزون اسکے منہ سے نکلتا ہے جس کا اخیر لفظ قعود اور سجود اور شہود وغیرہ آتا ہے جیسے یہ مصرع

تمام شب گزرانیم در قیام و سجود

چند زاہدین اور عابدین نے ایسے ایسے شعر اپنی تعریف میں پڑھے ہیں پھر اخیر پر اس عاجز نے اپنے مناسب حال سمجھکر ایک شعر پڑھنا چاہا ہے مگر اسوقت وہ خواب کی حالت جاتی رہی اور جو شعر اس خواب کی مجلس میں پڑھنا تھا وہ بطور الہام زبان پر جاری ہو گیا اور وہ یہ ہے۔

طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند براہِ داؤد

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۷)

(۳۹) از سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۸۹۳ء ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ مینے عالم کشف میں دیکھا۔ کہ بعض احکام قضاؤ قدر مینے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آیندہ زمانہ میں ایسا ہوگا۔ اور پھر اسکو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا ہے غرض وہی صفت جمالی جو بعالم کشف قوت متخیلہ کے آگے ایسی دکھلائی دی تھی جو خداوند قادر مطلق ہے اُس ذات بیچون و بیچگون کے آگے وہ کتاب قضاؤ قدر پیش کی گئی۔ اور اُس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا۔ اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سرخی کا قلم کے منہ میں رہ گیا اُس سے اس کتاب پر دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اسوقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دو یا تین قطرے سرخی کے انکی ٹوپی پر پڑے پس وہ سرخی جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔

(۴۰) ۳ مئی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا مدت کی بات ہے مینے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں۔ اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے۔ کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا جب میں اندر چلا گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور ان کے سر اور ہاتھ

اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور انکی کھالیں اتری ہوئی ہیں تب خدا تعالےٰ کی قدرت کا نظارہ دیکھکر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے (بدر جلد دوم نمبر ۲۴ صفحہ ۲ مطبوعہ ۱۴۔ جون ۱۹۰۶ء)

(۴۱) ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث آنیوالا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنیکی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کے رو سے ایک ہی ہیں یعنی ان دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے (ازالہ اوہام حصہ اول حاشیہ صفحہ ۳۳ ایڈیشن دوم مطبوعہ قادیان ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۴۲) جس روز وہ الہام جس میں قادیان میں نازل ہونیکا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر مینے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھکر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا اِنَّا اَنزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانْ تو مینے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب مینے نظر ڈالکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب مینے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور مینے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان (ازالہ اوہام حصہ اول ایڈیشن دوم صفحہ ۳۸۔۳۹ حاشیہ)

(۴۳) کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب مینے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اسنے کچھ بھی جواب نہ دیا تب مینے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے مینے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملیگی مگر پانچہزار سپاہی دیا جائیگا تب مینے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچہزار تھوڑے آدمی ہیں پھر اگر خدا تعالےٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں اسوقت مینے یہ آیت پڑھی کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے خوشحال ہے مگر خدا تعالےٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اسکے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جاوے (ازالہ اوہام حصہ اول ایڈیشن دوم صفحہ ۹۴ حاشیہ)

(۴۳) چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اسطرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الایات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونیوالا تھا پہلے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ یہ نام ہے "غلام احمد قادیانی" اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ کہ اسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ اور اس عاجز کیساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے

ایک دفعہ مینے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورہ العصر کے حروف میں ہیں کہ ان میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۹۰ دوسرا اڈیشن)

(۴۴) ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ کلب یموت علےٰ کلب" یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مریگا۔ جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنے اسکی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھریگا تب اسی سال کے اندر اندر راہی ملک بقا ہوگا (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۹۱ دوسرا اڈیشن)

(۴۵) اور ابھی تھوڑے دن گزرے ہیں کہ ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا۔ اور اسنے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ دین محمدی ہے جو مجسم ہو کر نظر آیا ہے۔ اور مینے اسکو تسلی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پائیگا (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۰۷۔ دوسرا اڈیشن)

(۴۶) طلوع شمس جو مغرب کی طرف سے ہوگا اسکی حقیقت ایک رویا میں یہ ظاہر کی گئی کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائینگے اور انکو اسلام سے حصہ ملیگا اور مینے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اسکے مینے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق انکا جسم ہوگا۔ سو مینے اسکی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں۔ مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلینگی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائینگے درحقیقت

آجتک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالےٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دیدی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا۔ اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگونکو ملے اب خدا تعالےٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۵۸ دوسرا اڈیشن)

(۴۷) اور مینے بارہا عیسےٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی۔ اور ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اسنے کھایا اور ایکدفعہ مینے اسکو دیکھا۔ اور اُس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اُسکی قوم مبتلا ہوگئی ہے پس اسپر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالےٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور اسکی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس مینے اسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایک دفعہ مینے اسکو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اُسکے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالےٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالےٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اُس میں اُن کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ انکو حاصل ہیں پس مینے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اُسکے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائیگا ھو منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی فکاد ان یعرف بین الناس (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۱، ۴۲ مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور ۱۳۱۱ھ)

(۴۸) ایکمرتبہ مینے اس بزرگ باصفا (مراد جناب مولنا مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی) کو خواب میں انکی وفات کے بعد دیکھا کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلح ہونیکی حالت میں کھڑے ہیں تب مینے کچھ اپنے الہامات کا ذکر کرکے ان سے پوچھا کہ مجھے ایک خواب آئی ہے اسکی تعبیر فرمائیے مینے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے جسکا قبضہ میرے پنجہ میں اور نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے جب میں اسکو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں مخالف اس سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں دشمن اس سے مارے جاتے ہیں تب حضرت عبد اللہ صاحب مرحوم رض اس میری خواب کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بشاشت اور انبساط اور شرح صدر کے علامات و امارات انکے چہرہ میں نمودار ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اس کی

تعبیر یہ ہے کہ خدا تعالےٰ آپ سے بڑے بڑے کام لیگا اور یہ جو دیکھا کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفونکو قتل کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ اتمام حجت کا کام ہے کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزار ہا دشمنونکو مارا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپکے ذریعہ سے عقلی طور پر خدا تعالےٰ الزام و اسکات خصم کریگا۔ اور دنیا پر دو نو طور سے اپنی حجت پوری کردے گا پھر بعد اسکے انہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں امیدوار تھا کہ خدا تعالےٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کریگا پھر حضرت عبداللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگونکی بیٹھی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسلح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجا لانیکے لئے کسی ایسے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنیوالا ہے پھر اسکے بعد آنکھ کھل گئی (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۳-۴۴ حاشیہ بار دوم)

(۴۹) انہیں دنوں میں یعنے ۱۸۷۴ء یا ۱۸۷۵ء میں نے ایک نہایت خوبصورت مرد دیکھا۔ اور مینے اسے کہا کہ تم ایک عجیب خوبصورت ہو تب اسنے اشارہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ میں تیرا بخت بیدار ہوں اور میرے اس سوال کے جواب میں کہ تو عجیب خوبصورت آدمی ہے اسنے یہ جواب دیا کہ ہاں میں درشنی آدمی ہوں (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۰۷)

(۵۰) ایک مدت کی بات ہے جو اس عاجز نے خواب میں دیکھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر کھڑا ہوں اور کئی لوگ مر گئے ہیں یا مقتول ہیں انکو لوگ دفن کرنا چاہتے ہیں اس عرصہ میں روضہ کے اندر سے ایک آدمی نکلا اور اسکے ہاتھ میں ایک سرکنڈہ تھا اور وہ اس سرکنڈہ کو زمین پر مارتا تھا اور ہر ایک کو کہتا تھا کہ تیری اسجگہ قبر ہوگی تب وہ یہی کام کرتا کرتا میرے نزدیک آیا۔ اور مجھ کو دکھلا کر اور میرے سامنے کھڑا ہو کر روضہ شریفہ کے پاس کی زمین پر اسنے اپنا سرکنڈہ مارا اور کہا کہ تیری اس جگہ قبر ہوگی تب آنکھ کھل گئی اسکے بارہ میں حضرت مسیح موعود کی اجتہادی تاویل یہ ہے کہ یہ معیت معادی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جو شخص وفات ہونیکے بعد روحانی طور پر کسی مقدس کے قریب ہو جائے تو گویا اسکی قبر اس مقدس کی قبر کے قریب ہوگئی اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے جس میں رسول کریمؐ اور مسیح موعودؑ کا ایک قبر میں دفن ہونا لکھا ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۳۶)

(۵۱) ۲ جنوری ۱۹۰۳ء جمعہ کو فرمایا جب محمد حسین بٹالوی نے رسالہ کفر کا لکھا تھا۔ اور

لوگوں کو بھڑکایا تھا کہ یہ مسلمان نہیں انکے جنازے نہ پڑھو مسلمانوں کے قبرستان میں انکو دفن نہ کرو۔ اس وقت لوگ بھڑکے اور ہماری مخالفت عام ہوگئی اور بغض و عداوت حد سے بڑھ گیا اسوقت مینے کشفی حالت میں دیکھا کہ بھائی غلام قادر کی شکل پر ایک شخص آیا مگر فوراً مجھے معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے مینے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو کہا جئت من الحضرت

میں جناب باری سے آیا ہوں چونکہ وہاں بہت لوگ معلوم ہوتے تھے مینے اس سے الگ ہوکر ایک بات کرنیکی درخواست کی تو وہ علیحدہ ہوکر مجھے پوچھنے لگا مینے کہا لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہوگئے ہیں کہا نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں معاً میری کشفی حالت جاتی رہی (البدر جلد اول نمبر ۱۲- ۶ جنوری ۱۹۰۳ء)

۶ اپریل ۱۸۸۵ء آج اسی وقت مینے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلا میں پڑا ہوں اور میں نے

(۵۲) اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مواخذہ کرتا ہے مینے اسکو کہا کیا مجھکو قید کرینگے یا قتل کرینگے اسنے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائیگا مینے کہا کہ میں اپنے خداوند جل شانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھکو بٹھائیگا بیٹھ جاؤنگا اور جہاں مجھکو کھڑا کریگا کھڑا ہو جاؤنگا۔ اور یہ الہام ہوا

یدعون لك ابدال الشام وعباد الله من العرب

(ترجمہ) تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اسکا ظہور ہو (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸)

(۵۳) ۶ جنوری ۱۹۰۳ء سہ شنبہ کو فرمایا کہ کوئی ۳۰ سال کا عرصہ گزرا مینے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ مرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے مینے کہا میں ہوں کہنے لگا کہ مینے آپکی تعریف سنی ہے کہ آپکو اسرار دینی اور حقایق اور معارف میں بہت دخل ہے یہ تعریف سن کر ملنے کو آیا ہوں مجھے یاد نہیں کہ مینے کیا جواب دیا اسپر اسنے آسمان کی طرف منہ کیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بہ کر رخسار پر پڑتے تھے ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اسکے منہ سے حسرت بھرے یہ لفظ نکل رہے تھے

تہیدستان عشرت را (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۱۸- ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء)

(۵۴) ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء شام کیوقت حضور نے ذیل کی پرانی رویا بیان فرمائی۔ کہ ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں ایک ہندو کسی کی

طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا

ہے کرشن جی رودر گوپال (البدر جلد دوم نمبر ۴۷ صفحہ ۳۷۴ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء)

(۵۵) **یکم جنوری ۱۹۰۳ء** پنجشنبہ ایک سائل نے عرض کی کہ کیا ہم فرشتہ کو دیکھ سکتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ہم روز دیکھتے ہیں کبھی کشف میں کبھی رؤیا میں ایک حالت رؤیا کی ہوتی ہے وہ نیند میں ہوتی ہے اس میں بھی غیبت حس ہوتی ہے کہ انسان سو کر کہیں کا کہیں سیر کرتا ہے اور مکان اسکا بدلتا ہے لیکن کشف میں مکان نہیں بدلتا کبھی غنودگی میں ہوتا ہے اور کبھی بیداری میں۔ اور باوجود غنودگی کے حصہ کے پھر بھی ہر ایک آواز کو سنتا ہے جانتا ہے کہ فلاں مکان میں میں ہوں ایک دفعہ مینے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا یاد نہیں کہ دو تھے یا تین آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تو کیوں اسقدر مشقت اٹھاتا ہے اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جاوے مینے سمجھا کہ یہ جو ۶ ماہ کے روزے رکھے ہیں انکی طرف اشارہ ہے

فرمایا کہ ان روزوں کو مینے مخفی طور پر رکھا بعض دفعہ اظہار میں سلب رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے اسلیئے مخفی رکھنا اچھا ہوتا ہے چونکہ میں مامور تھا اسلیئے کوئی مرض وغیرہ نہ ہؤا۔ ورنہ اگر کوئی اور ہوتا اور اس قدر شدت اٹھاتا تو ضرور مسلول مدقوق یا مجنون ہو جاتا

پھر ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ اٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا اسنے بڑے فصیح اور بلیغ الفاظ میں کہا کہ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کریگا۔

۱۸۹۲ء میں اسی طرح ایک دفعہ مینے دیکھا کہ ایک نالی شرقاً غرباً بہت لمبی صدہا میل تک کھدی ہوئی ہے۔ اور اسکے اوپر بیشمار بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے طیار بیٹھا ہے اور آسمان کی طرف انکی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے میں اسوقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں اور انکو دیکھ رہا ہوں انکے نزدیک جا کر مینے کہا قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (پ ۱۹ ع ۴) انہوں نے اسی وقت چھریاں پھیر دیں کہ حکم ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے وہ آسمان سے ہوتا ہے اسلیئے مینے جو آواز دی تو انھوں نے سمجھا کہ حکم ہو گیا۔ اور جو آواز آسمان سے آئی تھی وہ مینے کہی جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو انہوں نے کہا کہ تم چیز کیا ہو میلا کھانے والی بھیڑیں ہی ہو ان ایام میں ۷۰ ہزار آدمی ہیضہ سے مرا تھا (البدر جلد اول نمبر ۱۲ صفحہ ۹۰۔ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء)

احمدی قوم کی خاص توجہ کے لائق

مندرجہ ذیل رسالہ جات و اخبارات و تحریکات احمدی قوم کی دینی اور دنیاوی ضروریات کے پورا کرنیکے لئے جاری ہیں جن میں اندرونی اور بیرونی مخالفین کو دندان شکن جواب دینے کے علاوہ بھائیوں کیلئے روحانی غذا بھی مہیا کی جاتی ہے مخالفین سلسلہ کا اس کام میں امداد کرنا تو سخت مشکل ہے اگر احمدی قوم بھی اپنے بھائیوں اور مددات کی امداد میں پہلوتہی کرے تو اس سے زیادہ افسوسناک بات کیا ہوسکتی ہے۔ ہمیں اگر کسی اخبار نویس بھائی کی کسی رائے سے اختلاف ہے تو خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصول کو مدنظر رکھکر اسکے نیک خیالات کی تو تائید کرنی لازمی ہے اسی طرح اخبار نویس بھائیوں کو شرح صدر کے ساتھ نکتہ چینی کو قبول کرنیکے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ معمولی بات کو جھٹ اخبار میں لے دوڑنا انکی ثقاہت پر حرف لاتا ہے اخبار نویس کا سینہ بہت فراخ اور اسکا حوصلہ بہت بڑا ہونا چاہیئے

(۱) **رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ماہوار اردو و انگریزی**۔ احمدی قوم کا قومی آرگن جو اشاعت اسلام کے لئے ممتاز پرچہ ہے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کے متواتر احکامات کے قوم نے اسکی طرف وہ توجہ نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی قیمت سالانہ انگریزی للعہ ر اور عار طلباء سے نصف

(۲) **رسالہ تفسیر القرآن قادیان**۔ جس میں قرآن کریم کی بسوط تفسیر احمدی نکتہ خیال سے شائع ہوتی ہے قیمت عہ سالانہ

(۳) **رسالہ تشحیذ الاذہان ماہوار قادیان**۔ اس رسالہ کے مضامین کی تعریف اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ اسکے اڈیٹر حضرت خلف المسیح اور حضور کے نائب اکمل جیسے فردوز گار ہیں قیمت سالانہ عار

(۴) **رسالہ احمدی خاتون ماہوار قادیان** سلسلہ کی خواتین کے لئے روحانی غذا پہنچانیکا ذریعہ قیمت سالانہ عار

(۵) **رسالہ احمدی ماہوار دہلی**۔ ثناء اللہ و دیگر یہود علماء کے دندان شکن جواب دینے والا زیر اڈیٹری بشیر اسلام میر قاسم علی صاحب شائع ہوتا ہے قیمت عہ

(۶) **اخبار پیغام صلح لاہور** احمدی سلسلہ کا ایک نیا اخبار جو پنجاب کے دارالسلطنت لاہور سے ہفتہ میں دوبار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوگا انشاء اللہ قیمت چھ روپیہ سالانہ درخواست ہائے خریداری بنام مینیجر اخبار پیغام صلح لاہور احمدیہ بلڈنگس کیجاویں

(۷) **اخبار الحکم قادیان** سلسلہ احمدیہ کا قدیم خادم اور کہنہ مشق اڈیٹر تراب صاحب کی زبردست

قلم کا نتیجہ قیمت صہ سالانہ

(۸) اخبار بدر قادیان سلسلہ احمدیہ کو روحانی غذا پہنچانے میں بینظیر اخبار زیر ایڈیٹری مفتی محمد صادق صاحب جنکا نام نامی ہی اخبار کے عمدہ ہونے کی کافی ضمانت ہے قیمت سالانہ للعہ

(۹) اخبار نور قادیان پندرہ روزہ اخبار جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنے کا واحد ذریعہ اور انکے اعتراضات کا دندان شکن اور مسکت جواب دینے والا ہے قیمت عہ سالانہ

(۱۰) اخبار الحق دہلی۔ اس اخبار کے بے مثل مضامین کے لئے شیر اسلام میر قاسم علی صاحب کا نام ہی کافی ہے ہندوستان کے دار الخلافہ کا واحد احمدی اخبار جو خاص طور پر احمدی بھائیوں کی توجہ کا محتاج ہے قیمت کچھ بھی نہیں صرف عہ سالانہ

(۱۱) ماہوار ہینڈبل لاہور۔ مجمع الاخوان یعنی احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے ماہوار ہینڈبل جو مختلف مضامین پر شائع ہوتے ہیں اور مخالفین سلسلہ و اسلام میں مفت تقسیم کئے جانیکے قابل ہیں ۸ر سینکڑہ کے حساب سے مل سکتے ہیں

(۱۲) انجمن یادگار احمدیہ یعنی انجمن مبلّغین قادیان کے ہینڈبل۔ ان ٹریکٹوں کے مضامین کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ یہ فاضل اجل جناب میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل کے نکات معرفت کا بے بدل ذخیرہ ہیں چندہ ممبری ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار آمدنی پر

(۱۴) تحریک ضعفاء قادیان حضرت حاجی میر ناصر نواب صاحب کی تحریک غریب ضعفاء مہاجرین و انصار کی امداد کے لئے قوم کی خاص توجہ کی محتاج ہے

(۱۵) تحریکات صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ لنگرخانہ مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ احمدیہ۔ اشاعت اسلام۔ بہشتی مقبرہ یتامیٰ و مساکین فنڈ وغیرہ قوم کی خاص الخاص توجہ چاہتے ہیں

(۱۶) کتبخانہ حضرت مسیح موعود ؑ کی امداد ہر احمدی کا فرض ہے اور حضرت صاحب کی تمام کتب کا ذخیرہ ہر ایک احمدی کے پاس ہونا چاہیئے اور انکا پڑھنا لازم ہے

تمّت

خاکسار ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی